بزم آخر

یعنے

شہر دہلی کے آخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

جسمیں بطور مکالمہ ابونصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانہ سے ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے ظاہر و مخفی برتاؤ۔ عادتیں رسمیں خانگی معاملات۔ طرز معاشرت۔ دربار اور سواری کے قاعدے۔ جشن اور نذروں کے قرینے۔ میلوں کے رنگ۔ تماشوں کے ڈھنگ۔ امروں میں جہاں کے قاعدے۔ زنانہ میلوں میں عورتوں کی بات چیت۔ مع تصاویر سواری و دربار و اسکے متعلق درج کئے گئے

مرتبہ منشی فیض الدین صاحب مرحوم

سنہ ۱۹۳۰ء

بار سوم

خاکسار [illegible] نے اپنی فرمایش سے

یونانی پریس دہلی واقع گڑھیا میں چھپکر شائع ہوا

قیمت علم عہ ۔ روساء و امراء سے عہ ۔ والیان ملک سے عہ ۔ محصول علاوہ

بزم آخر

یعنی

دہلی کے دو آخر بادشاہون کا طریق معاشرت

رباعی

صبح عشرت کی شام ہوتی ہے	بزم آخر تمام ہوتی ہے
ہان اجل آج آجاتا ہے +	انجمن اختتام ہوتی ہے

یون تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکھاتی رہتی ہے۔ لیکن بعض عبرتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اُن سے صاحب ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہین۔ نہین نہین بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اُسی سے ہونہار نتیجے نکالتے ہین چنانچہ جنکی طبیعتون مین خدائے تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل مین سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ۔

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے	کزان پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقا ذات باری کے واسطے مخصوص اور فنا ہمارے لئے
ہر دم موجود ہے اس لئے مناسب ہے کہ زمانہ کتاب انقلاب کے
جو جو ورق اُلٹتا جائے ہم اُس کی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور
گزشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس
رکھتے جائین تاکہ ہمین زمانہ گذشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل
کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے
زیادہ نازان نہون - بلکہ اُن امور کی اصلاح مین کوشش کرین
جنھون نے پچھلون کو کہین کا نہ رکھا اور اگلون کے ساتھ بھی شاید
ویسا ہی سلوک کرین پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو
اخیر بادشاہون کے طریق معاشرت کا ہو بہو وہ ذکر لکھدین
جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلون کے کان ہمیشہ ترستے اور
آنکھین دیکھنے کو پھڑکتی رہین گی تو کچھ بیجا نہین ان کی قوم کے واسطے
بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے - کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض
اپنی آنکھون سے دیکھنے اور بزرگون سے سننے والے آدمی موجود ہین

پھر وہ کہاں اور ہم کہاں ؟ کوئی دن کو یہ خواب و خیال ہو کر مٹ جائے گا۔

لہذا مالکان مطبع ارمغان نے یہ کلام منشی محمد فیض الدین صاحب ملازم قدیم جناب والا خطاب صاحب عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور و مبرور شہزادہ دہلی کے جنھوں نے بچپن سے قلعہ معلی میں ہوش سنبھالا اور شہزادہ ممدوح کی خدمت میں رہ کر بہت کچھ واقفیت پیدا کی تھی مہیا کیا اور خود بھی صرف کثیر کے علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک عرصہ میں یہ سارا سامان یعنی نقشہ سواری و دربار و نقول ہوا چہرہ وغیرہ جمع ہو کر دہلی کی بزم آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھ کر ایک ایسی پر اثر تصویر کھینچ دی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا گویا اسی جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا۔ اور ایک ایک بات کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر محل سرائے کا ذکر ہے تو وہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو دربار کا موقع ہے تو وہی درباری گفتگو ہو رہی ہے۔

درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہین کا حصہ ہے یا ہمارے صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ یادگار حضور مغفور کی ذرہ نوازی کا تصدق۔

اس اخیر بزم مین حضرت ابونصر معین الدین اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے لیکر ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے کل برتاؤ۔ عادتین رسمین۔ خانگی معاملات۔ دربار اور سواری کے قاعدے جشن اور ندرون کے قرینے۔ زنانہ اور مردانہ میلون کے رنگ۔ تماشون کے ڈھنگ۔ تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت وغیرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہے۔ چنانچہ مضامین ذیل سے ان کی باتون کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یہ کتاب مصنف نے ہندوستان کے نامی رئیسون خاندانی اور شریف لوگون کے کتب خانون مین رکھے جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت سے چھپائی ہے۔ اس لئے تمام اہل مطابع کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس کے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرمائیں ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہوں گے فقط۔

المشتہر

مہتمم مطبع [illegible]

فہرست مضامین بزم آخر

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ از جانب مطبع شروع میں	۳
۲	فہرست مضامین	٦
۳	محل کا حال (رات)	۹
۴	صبح کا حال	۱۰
۵	محل کی سواری	۱۱
٦	طعام خاصہ	۱۲
۷	کھانوں کے نام	"
۸	شب کا وقت	۱۷
۹	روزمرہ کی سواری	۱۸
۱۰	عدالت کا دربار و نقول مواہیر شاہی	۲۰
۱۱	جلوس کی سواری	۲۱

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۲۷	جشن	۱۲
״	توشہ بندی	۱۳
۲۸	مہمانداری	۱۴
۳۰	رتجگہ	۱۵
۳۵	صحنک	۱۶
۳۶	جشن کا دربار	۱۷
۴۱	محل کا دربار	۱۸
۴۳	نوروز	۱۹
۴۶	محرم	۲۰
۵۰	آخری چہار شنبہ	۲۱
۵۲	بارہ وفات	۲۲
۵۳	عرس حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ	۲۳
۵۴	حضرت غوث الاعظم کی گیارہوین	۲۴
۵۵	حضرت نظام الدین اولیار قدس سرہ کی سترہوین	۲۵
۵۸	مدار کی چھڑیان	۲۶
۵۹	خواجہ صاحب کی چھڑیان	۲۷

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۸	رجب	۶۰
۲۹	شب برات	۶۱
۳۰	رمضان	۶۳
۳۱	الوداع	۶۸
۳۲	عید الفطر	۷۰
۳۳	عید اضحیٰ	۷۱
۳۴	سلونو	۷۳
۳۵	دسہرہ	۷۵
۳۶	دوالی	۷۶
۳۷/۳۸	ہولی - جھروکون کا زنانہ	۷۷
۳۹	باغ کا زنانہ	۸۱
۴۰	پھول والون کی سیر	۹۳
۴۱	بادشاہ کا جنازہ	۱۰۳
۴۲	ولیعہد کا جنازہ	۱۰۵
۴۳	پھول	۱۰۶
۴۴	تقریظ	۱۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں	بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو! بادشاہ محل میں حکم فرماتے ہیں چپی والیان چپی کر رہی ہیں باہر قصہ خوان میٹھا داستان کہہ رہا ہے ۔ ڈیوڑھیان مامور ہین اندر حبشنیان (قوم ولایت) ۔ ترکنیان (قوم ولایت) ۔ قلماقنیان (قوم ولایت) پہرے دے رہی ہین ۔ باہر حبشی قلار (عہدہ) ۔ دربان ۔ مردھے (سردار پیادہ) ۔ پیادے ۔ سپاہی پہرے چوکی سے ہشیار ہین اب چار گھڑی رات باقی رہی ۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دن چلی

صبح

چلمچی آفتابے والیوں نے زیرانداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا۔ رومال
خانے والیاں۔ رومال۔ پاؤں پاک۔ بینی پاک لئے کھڑی
ہیں۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا مبارکباد
دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ پھر وضو کیا۔ نماز پڑھی وظیفہ
پڑھا۔ اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا دست بقچہ
لے کر حاضر ہوئیں۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی کیسے
ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔

جہاں پناہ! حکیم جی حاضر ہیں۔ حکم ہوا ہوں! یعنی بلا لو۔ ایلو
وہ پردہ ہو گیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال
ڈالے چلے آتے ہیں۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے دواخانے
میں سے تبرید کمخاب کے کنٹے میں کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی
آئی۔ دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔
بھنڈے خانے والیوں نے بھنڈہ تازہ کر کا چوبی زیرانداز
بچھا۔ چاندی کے تاش میں لگا دیا۔ کٹوری تیار کر بھنڈے
پر رکھ دی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا

محل کی سواری

کہاریان ہوادار لائین۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ دیکھو اردا بیگنیان
وردی والے کپڑے پہنے۔ سر پہ پگڑی۔ کمر مین دوپٹے باندھے۔ جریب
ہاتھ مین لئے ہوئے۔ اور حبشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان جریب
پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہین۔ خواجہ سرا مورچھل کرتے جاتے
ہین۔ چوبدارنیان آگے آگے ہاتھ مین جریب لئے پکارتی جاتی ہین
خبردار ہو۔ خبردار ہو۔ درگاہ مین سواری آئی۔ سلام کیا۔ فاتحہ
پڑھی۔ لو اب سواری پھر کر آئی۔ بیٹھک مین داخل ہوئی۔
بادشاہ تکیہ پر بیٹھے۔ ملکہ دوران اپنی مسند پر۔ اور سب بیویان
حرمین اپنے اپنے درجے بدرجے داہنی طرف بیٹھین۔ شاہزادے شاہزادیان
اور بیگمات بائین طرف بیٹھین۔ چوبدارنیان خواجے باہر کی عرض و
معروض بادشاہ سے کرتی ہین۔ حکم احکام جاری ہوتے ہین۔ عرضیان
دستخط ہو رہی ہین۔ لو اب دوپہر دن چڑھا۔ خاصے کی داروغہ نے
عرض کیا۔ کہ آج خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا چھوٹی سے
خاصے والیون کو آواز دو۔ جو کچھ خاصہ آج کو پسند ہو تیار کرو۔

تکیون کے لئے لکڑی کا کٹہرا ٹھہرا کرتے تھے اسپر بھی پردہ ڈالتے تھے۔

خاصہ

کہاریان - کشمیرنین دوڑتی ہین - دیکھو اہنڈکلیا چھوٹے خاصے
بڑے خاصے کے خوان سر پر لئے چلی آتی ہین - خوانون کا تار لگ
رہا ہے - الہو اخاصے والیون نے پہلے ایک سات گز لمبا تین
گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا - بیچون بیچ مین دو گز
لمبی ڈیڑھ گز چکلی - چھ گنا اونچی چوکی لگا - اس پر بھی پہلے چمڑا پھر
دسترخوان بچھا - خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا
خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائین گے
باقی دسترخوان پر بیگماتین - شاہزادے شاہزادیان کھانا کھائین
گی - لو اب کھانا چنا جاتا ہے -

کھانون کے نام

چپاتیان - پھلکے - پراٹھے - روغنی روٹی - بری روٹی - بیسنی روٹی
(پتلی روٹی) (چھوٹی روٹی) (دال بھری ہوئی)
خمیری روٹی - نان - شیرمال - گاؤدیدہ - گاؤزبان - کلچہ - باقرخانی
تنوری روٹی - بادام کی روٹی - پستے کی روٹی - چاول کی روٹی - گاجر
کی روٹی - مصری کی روٹی - نان پنبہ - نان گلزار - نان قماش
(دہلیی) (ولایتی) (ولایتی)

نان تنکی - بادام کی نان خطائی - پستے کی نان خطائی چھوارے کی نان خطائی

چنبیلی چمبیلی - روٹی

یخنی پلاؤ - موتی پلاؤ - نورمحلی پلاؤ - نکتی پلاؤ - فالسائی پلاؤ - آبی پلاؤ

ایجاد نورجہاں

سنہری پلاؤ - روپہلی پلاؤ - مخفی پلاؤ - انناس پلاؤ - کوفتہ پلاؤ - بریانی

پلاؤ - چلاؤ - سالم بکرے کا پلاؤ - بونٹ پلاؤ - شولہ - کھچڑی

کشمش پلاؤ - نرگسی پلاؤ - زمردی پلاؤ - لال پلاؤ - مزعفر پلاؤ - ڈبولی

طاہری - قبولی - متنجن - زردہ - مزعفر - سوئیاں - من و سلوی - فرنی - کھیر

بادام کی کھیر - کدو کی کھیر - گاجر کی کھیر - کنگنی کی کھیر - یاقوتی - نمش - دودھ

کا دلمہ - بادام کا دلمہ - سموسے سلونے میٹھے - شاخیں - کھیلے - قتلمے

قورمہ - قلیہ - دو پیازہ - ہرن کا قورمہ - مرغ کا قورمہ - چنپلی - بورانی

رائتا - کھیرے کی دوغ - ککڑی کی دوغ - پنیر کی چٹنی - سمنی - آش

دہی بڑے - بینگن کا بھرتا - آلو کا بھرتا - چنے کی دال کا بھرتا - آلو

کا دلمہ - بینگن کا دلمہ - کریلوں کا دلمہ - بادشاہ پسند کریلے

بادشاہ پسند دال - سیخ کے کباب - شامی کباب - گولیوں کے

کباب - تیتر کے کباب - بٹیر کے کباب - نکتی کباب - لوز کے

کباب - خطائی کباب - حسینی کباب - روٹی کا حلوا - گاجر کا حلوا

کدو کا حلوا - ملائی کا حلوا - بادام کا حلوا - پستے کا حلوا - انگور

کا حلوا - آم کا مربا - سیب کا مربا - بہی کا مربا - ترنج کا

مربا۔ کریلے کا مربا۔ رنگترے کا مربا۔ لیمو کا مربا۔ انناس کا مربا
کٹھل کا مربا۔ بادام کا مربا۔ گگروندے کا مربا۔ بانس کا مربا
ان سب قسموں کے اچار۔ ادرک پٹیرے کا اچار بھی۔ بادام کے
نقل۔ پستے کے نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل
مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنیں۔ انار وغیرہ
اپنے اپنے موسم میں۔ اور گیہوں کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوئیں
حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور
کے۔ مونگ کے۔ بادام کے پستے کے ملائی کے۔ نوزات مونگ
کی۔ دودھ کی۔ پستے کی۔ بادام کی۔ جامن کی۔ رنگترے کی فالسے
کی۔ پیٹھے کی مٹھائی۔ پستہ مغزی۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پیٹھی
قلاقند۔ موتی پاک۔ در بہشت۔ بادشاہی۔ اندرسے کی گولیاں
اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزیں قابوں۔ طشتریوں۔ رکابیوں
پیالوں۔ پیالیوں میں قرینے قرینے سے چنی گئیں۔ بیچ میں
سفلدان رکھ دیئے۔ اور نعمت خانہ تیار کر دیا۔ کھیان پہ دسترخوان
پر شادین۔ مشک۔ زعفران۔ کیوڑے کی بو سے تمام
مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقوں سے دسترخوان
جگمگا رہا ہے۔ سلفچی۔ آفتابہ۔ بیسندانی۔ چنبیلی کی کھلی۔ صندل کی

ٹکیون کی ڈبیان - ایک طرف زیرانداز پلنگی رومال - زانوپوش
دست پاک - بینی پاک - ایک طرف رومال خانے والیان ہاتھون
مین لیے کھڑی ہین جسولنی نے عرض کیا حضور خاصہ تیار ہے
بادشاہ اپنی پلنگ پرچوکی کے سامنے آن کر بیٹھے - داہنے
طرف ملکۂ دوران - اور بیگماتین - بائین طرف شاہزادے
شاہزادیان بیٹھین - رومال خانے والیون نے زانوپوش
گھٹنون پر ڈالدیے - دست پاک آگے رکھدیے - خاصے
کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ خاصہ کھانا شروع کیا
دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہین بیگماتین
شاہزادے - شاہزادیان - کیسے ادب سے بیٹھی نیچی
نگاہ کیے کھانا کھا رہی ہین - جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے
الش مرحمت فرماتے ہین کیا - مروقتہ کھڑے ہوکر آداب بجا کر لیتا ہے -
ایلو اب بادشاہ خاصہ کھا چکے دعا مانگی چلمچی مین بیسن کہلی
اور صندل کی ٹکیون سے ہاتھ دہوئے - دسترخوان بڑھایا پلنگ
خانے والیون نے جھٹ پٹ پلنگ بچھا بچھونا - اوقچہ - گیبہ چادر
کس کسا تکیے گل تکیے لگا تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ سنالی
پائنتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ مین

آ بیٹے ۔ پلنگ پر بیٹھے ۔ ٹھنڈا نوش کیا ۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا ۔ آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں مین بھرا برف مین لگا ہوا ہے ۔ جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال بھر لگا کمبلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا ۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے بھر توڑ ۔ چاندی کے ظرف مین نکال ۔ بادشاہ کو پلایا دیکھو اپیتے وقت سب کھڑے ہوگئے ۔ جب پی چکے تو سب نے دو مزید حیات لا کہا ۔ مجرا کیا ایلو وہ دو پہر بجی ۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے ۔ خوابگاہ کے پردے چھٹ گئے چپّی والیان چپّی پر آبیٹھین ۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہوگئی کیا مجال کوئی ہون تو کرسکے ۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا ۔ بادشاہ بیدار ہوئے ۔ وضو کیا ظہر کی نماز و وظیفہ پڑھے ۔ لوگون کی عرض و معروض سُنی کچھ بات چیت کی ۔ استے مین عصر کا وقت آگیا ۔ عصر کی نماز ۔ وظیفہ پڑھا دو گھڑی دن رہ گیا جسولنی نے عرض کیا ۔ دو جہان پناہ! عملہ بوڑک سوار کا بجا حاضر ہے!! حکم ہوا رخصت ۔ پھر دو کہین آبیٹھے جسولنی نے آواز دی

دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو! سپاہیوں نے سلامی اتاری - امیر امرا جھروکوں کے
نیچے آ کھڑے ہوئے - مغرب کی اذان ہوئی - بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب
کی نماز - وظیفہ پڑھا - جھروکوں کے نیچے - اور جہاں جہاں سپاہیوں
کے پہرے ہیں دیدبان بجنے لگیں - نقارخانے میں نوبت بجنی شروع
(شام کے وقت سپاہیوں کا جو باجا بجاتے تھے ۱۲)
ہوئی -

رات ہوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی - جھاڑ - فانوس - فتیل سوز[1] - اکشاخی
دوشاخی - سہ شاخی - پنج شاخی - پنچیان - مشعل - لالٹین - روشن ہوئیں
چار گھڑی رات آئی - لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی
مشعل ساتھ - دیوان عام - دیوان خاص میں سے ہو کر جھروکوں
کے نیچے آیا - عشا کا وقت آیا - نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے
کی تیاری ہوئی - تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ہوئے - ناچ ہونے لگا
الو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ - سارنگی - تال کی جوڑی
بجا رہے ہیں - ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے - وہ
ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی - دھائیں - پھر اسی طرح خاصے کی تیاری
ہوئی - خاصہ کھایا - ٹھنڈا نوش کیا - وہی گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات

[1] یعنی فتیلہ سوز ۱۲

مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا چھپی۔
کی۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں پلنگ کے
پہرے پر آموجود ہوئیں۔ ڈیوڑھیاں ماموہ ہوگئیں۔ حبشی۔ قلار
دربان۔ مردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیوں پر اپنی اپنی چوکی پہرے
پر کھڑے ہوگئے۔ حکیم۔ طبیب خواص اپنی چوکی مین حاضر ہوئے۔
صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا۔

روزمرّہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہین۔ سواری تیار ہے
بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون
نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مجرا کیا
چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار
ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی
زیرانداز مین چرن لپیٹ بغل مین مارے۔ دو خواص تخت روان
کے دونون طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے۔ اور خواص۔
گشتی دستبقچہ۔ رومال۔ بینی پاک۔ اگالدان اور ضرورت
کی چیزین لے کر چلے۔ بھنڈے بردار بھنڈا لے تخت روان کے

ہرا ہرا گیا - جھنڈے کا پیچ بادشاہ نے ہاتھ مین لے لیا ایک
ٹوکرے مین آب حیات کی صراحیان برف مین لگی ہوئین - ایک طرف
آگ کی انگیٹھی - کوئلون کے گل - بھپکے - تمباکو کہار بہنگی مین لئے
ساتھ ساتھ ہے - گھڑیالی ریت کی گھڑی - گھڑیال ہاتھ مین لٹکا ئے
گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے
اپنے رتبے سے چلے جاتے ہین - کہار پنکھا آفتابی لئے - حبشی تاتار
چاندی کے شیر دہان سونٹے - لال لال انگرکھے دار لکڑیان ہاتھ مین
مین لئے گرد و پیش تخت روان کے چلے جاتے ہین - نقیب چوبدار
سونے روپے کے عصا ہاتھون مین لئے آگے آگے پکارتے جاتے
ہین - بڑھے جاؤ صاحب - بڑہاؤ قدم کو جا بجا ہے جہان پناہ
بادشاہ سلامت - خاص بردار ڈھالیون کو دیکھو! لال لال بانات
کے انگرکھے پہنے - کالی پگڑیان - دو پٹے کمر باندھے لال بانات
کے غلاف بندوقون پر چڑھے ہوئے - کندھون پر دھرے ڈھالین
پیٹھ پر ڈہال کمر مین تلوار - لگائے اُن کے آگے کرکیٹ کڑکا کہتے
اُن کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے - روئی مخمل
کے غاشیے کا چوبی کام کے پڑے - سر پر کلغیان چم چم کرتے
چلے جاتے ہین - سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے ہین - دیکھو ذرا باگ سے

پھرتا پھرتا ہے کہار گھنٹے کے اشارے سے کام دیتے ہیں جس طرح
گھنٹے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح پھرتے پھرتے ٹھہرتے
چلتے ہیں۔ ایلو! سورج کی کرن نکلی۔ کہار نے آفتابی لگادی۔ سواری
پھر کرآئی۔ دیوان خاص میں بیٹھکر عدالت کا دربار کیا۔

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ امیر۔ وزیر۔ بخشی۔ ناظر
وکیل۔ میر عدل۔ میر منشی۔ محرر۔ متصدی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے
اپنے اپنے محکموں کے کاغذات پیش کر رہے ہیں۔ میر عدل بہادر
دار الانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے۔ عرض بیگی دادخواہوں
کی عرضیاں حضور میں گذار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہیں۔
دار الانشاء سے کسی کے نام شقہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔
شقوں میں شاہزادوں کے القاب نور چشم طال عمرہٗ۔ مرزا امیروں
کو فدوی خاص لکھتے ہیں۔ شقوں کی پیشانی پر سرے کی قلم
سے صاد۔

یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی میں القاب حضرت جہان پناہ سلامت سے لکھتے ہیں۔ بادشاہ عرضیون پر سرخی کی قلم سے دستخط کرتے ہیں حسب سررشتہ دارالانصاف تحقیقات بعمل آید میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند۔

جلوس کی سواری

آج یہ دھائیں دھائیں توپیں کیسی چلتی ہیں۔ اوہو! بادشاہ سوار ہوئے چلو سواری دیکھیں سالیو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے کیسا

تمامی کا پھریرا اُڑتا جاتا ہے - ریشم کی ڈوریان - کلا بتون کے پھندنے لٹکتے ہین - اب چتر کا ہاتھی آیا - دیکھنا کیا بڑا سا را ہے - سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے - اوپر سونے کی کلسی - نیچے چاندی کی ڈنڈی - نیچے اوپر سے کارچوبی کام مین لپا ہوا - کلابتونی جھالر لٹکتی ہے -

لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا دیکھنا!! ایک سورج کی صورت - ایک مچھلی کی شکل - ایک شیر کا کلہ - ایک آدمی کا پنجہ - ایک گھوڑے کا سر - سونے کے بناکر سنہری چوبون پر لگائے ہین - تمامی کے پٹکے - فیتونی ڈوریان - پھولون کے سہرے بندھے ہوئے ہین - اجی یہ کیا ہین ؟ کبھی کہتے ہین کہ بادشاہون نے جو ملک فتح کئے ہین یہ اُن ملکون کے نشان ہین - یہ سورج کی جو شکل ہے - یہ خاص بادشاہی نشان ہے - زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبورون کے اونٹ ہین - اونٹون پر کاٹھیان کسی ہوئی ہین آگے بڑی سے بڑی جو بندوقین کا ٹھون پر ہین یہ زنبورین کہلاتی ہین - پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہین - اب سپاہیون کی پلٹنین آئین دیکھو! آگئے آگئے

کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑون پر سوار ہین - پیچھے بادشاہی
تلنگون کی پلٹن - اُس کے پیچھے بچھیرا پلٹنین ہین - جیسے چھوٹے چھوٹے
لڑکے وردیان پہنے - بندوق - توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور
باجے والے ہین - ایک پلٹن کی وردی نجیبون کی دوسری کی
تلنگون کی ہے - کالی پلٹن - اگریُ پلٹن کو دیکھو - سَو سَو آدمی کا ایک
تُمن ہے - ہر تمن مین ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ نرئی ہے ایک
ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار امتیازی ہے - مُقیشی توڑے
طرے - پگڑیون پر باندھے - گلے مین کارچوبی پرتلے ڈالے
ہوئے - سپاہیون کی کمر مین تلوارین - کندھے پر دھماکے
دو دو قطار باندھے چلے آتے ہین - تاشہ - باجہ بجتا آتا ہے
خاصے گھوڑون کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہیکل
گنڈے - پوزی - دمچی - کلغیان لگی - ٹُھون پر پاکھرین پڑین
پاؤن مین جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیان
مارتے چلے آتے ہین - اہا ہا !!! سایہ دار تخت کو ذرا دیکھو - بالکل
نالکی کی صورت ہے - چارون طرف شیشے لگے ہوئے
اوپر سنہری بنگلہ کلسیان - آگے چھجا ہے - اندر زربفت
رومی مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہین - خس خانے

کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نما خس کا بنگلہ۔ ویسا ہی چھجا کلسیان
لگی ہوئین۔ بیچ مین چھوٹا سا فراشی پنکھا۔ لگا ہوا۔ پیچھے پیچھے کہار
ڈوری کھینچتے آتے ہین۔ ہزارون سے پانی سقے چھڑکتے آتے ہین
سایہ دار تخت اور نالکی مین بھی ڈنڈے ہوتے ہین۔ وہ ہوادار
تخت آیا۔ دیکھو اس کے بھی چار ڈنڈے ہیں۔ ڈنڈون پر چاندی
کے خول۔ گرد کٹہرا۔ پیچھے گاؤ دار تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا
بیچ مین مسند تکیہ۔ اِدہر اُدہر پہلو مین دو تکیے دوہرے سِکّے ہوئے ریشم
کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی
ہوئی ہے۔ اب احتشام تو پہچاننے کا نشان۔ دستی چتر۔ روشن چوکی
بجتی ہوئی۔ تمامی کی جھنڈیان اُڑتی ہوئی۔ کرکیٹ کڑکا کہتے ڈھیلیت
ڈھال تلوار باندھے۔ خاص بردار کندہون پر بندوقین رکھے حبشی
قلار چاندی کے شیر دہان سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے
کے عصے لئے۔ خواص سفید سفید پگڑیان دوپٹے باندھے۔ چنی
ہوئی چپکنین پہنے اپنے عہدے لئے چلے آتے ہین۔ دیکھنا دیکھنا
وہ نیگڈ نبر کا ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی
پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈ نبر کہتے ہین۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری
کا ہے عماری کی دو برجیان اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہی

پر سایہ رہے ۔ ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے
کام کی ۔ ماتھے پر فولاد کی ڈھال ۔ سونے کے پھول اس مین جڑی
ہوئی پڑی ہے ۔ فوجدار خان کے سر پر دستار ۔ دستار پر مہاوت
گوشوارہ کلغی ۔ ایک ہاتھ مین گجباگ انکس ۔ ایک مین بادشاہ کا جھنڈا
ہاتھی کو ہو لئے چلے آتے ہین ۔ نیگڈمبر کے بیچ مین بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین دیکھو سر پر دستار ۔ دستار پر جیغہ ۔ سرپیچ
گوشوارہ ۔ بادشاہی تاج ۔ موتیون کا طرہ گلے مین موتیون کا کنٹھا
موتی مالائین ۔ ہیرون کا ہار ۔ بازو پر بیچ بند ۔ نورتن بڑے بڑے
ہیرون کے جڑاؤ ۔ ہاتھون مین زمرد ۔ یاقوت ۔ موتیون کی
سُمرنین پہنے ہوئے ۔ جھنڈے کا پیچ ہاتھ مین کس شان و
شوکت سے بیٹھے ہین ۔ خواصی مین بادشاہ کا بیٹا جس کو
نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے ۔ ہاتھی
کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے ۔ دربان اس کو ہاتھ مین
ناپتا جاتا ہے اس کو جریب کہتے ہین جب کوس پورا ہو جاتا ہے
تو دربان ایک جھنڈی سے کر سامنے آتا ہے ۔ بادشاہ کو مجرا کرتا
ہے ۔ اس سے یہ مراد ہے ۔ سواری کوس بھر آئی ۔
گھڑیالی ۔ گھڑیال ۔ ریت کی گھڑی ہاتھ مین لئے وقت

پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے - آگے دو ترکش - ایک کمان لگی ہوئی - پیچھے چاندی کی ڈنڈی مین خم دیا ہوا - پھول - پتے سنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس مین لٹکتا ہے - بیچون بیچ مین اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے - ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی (بادشاہ بیگم) اور شاہزادون کی عماریان - اُن کے پیچھے امیر امرا نواب راجاؤن کی سواریان اُن کے پیچھے سوارون کا رسالہ - طبل کا ہاتھی (نقارہ) سب سے پیچھے پیلے کا ہاتھی - طبل بجتا آتا ہے - فقیرون کو بیاہ (خیرات) بٹتا جاتا ہے - دیکھو کیا رسان رسان کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے بازارون کوٹھون پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین - جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہین - بادشاہ آنکھون سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہین - نقیب چوبدار پکارتے جاتے ہین - "ملاحظہ آداب سے کرو مجرا - جہان پناہ! بادشاہ سلامت!"

لو بس سواری کی سیر دیکھ چکے - آؤ اب جشن کا تماشا دیکھو -

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک
اس مین بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگون کو خلعت۔ انعام
اکرام جوڑے باگے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ
تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے۔

توڑے بندی
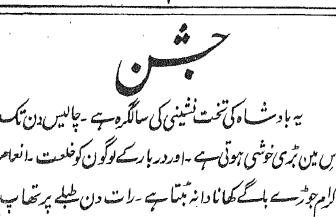
دیکھو دس دن پہلے سے توڑے بندی شروع ہوئی۔ کھانے
پک رہے ہین۔ دن رات دیگین کھڑک رہی ہین۔ رنگ برنگ
کے پلاؤ۔ بریانی۔ متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال
خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے۔ سلونے سموسے۔ کباب
پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری
پیالون مین لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال
چوکھڑون مین رکھ۔ خوانون مین لگا۔ پلاؤ متنجن۔ بریانی کے طباقون
پر مانڈھے ڈھانک خوانون مین لگا۔ اوپر کھانچی رکھ کے کس
توڑے پوش ڈال۔ بنگھیون مین بھیج رہے ہین۔ بائیس خوانون سے

زیادہ - دو سے کم تورہ نہیں ہوتا جیسی جس کی عزت ہے اتنے
ہی خوانون کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے پھرتے ہین - جھولیان بھر بھر کے
انعام لاتے ہین لو اب تورے بندی ہو چکی -

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے - مہمانداری شروع ہوئی - تمام شاہزادیان
امیرزادیان - رنگ محل - خاص محل - ہیرا محل - موتی محل مین جمع ہوئین
دونون وقت اچھے سے اچھے کھانے - پان زردہ - چھالیا - چکنی ڈلیان
الائچیان - صبح کے ناشتے کو - حلوا - پوری - کچوریان - مٹھائیان خوانون
مین کھانا دن کے سہ پہر کے جھولنیان ایک ایک کو بانٹتی پھرتی
ہین - رات دن گانا بجانا - آپس مین چہل پہل ہو رہی ہین - ایلو!
دلہن بنی محل کی بیٹھی ہنس بول رہی تھین ایک کو چوٹیلیان اچھالا
پیچھے سے ایک کالا چھچھوندر چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا - وہ
ڈری دوڑی گری اور ساتھ ہی ان کے بیٹھی تھین گھبرا گئین - چڑی
چیخین مارتی بھاگین - ایک نے غل مچا دی - سارا محل سر پر اٹھا لیا
تو دوڑ - بین دوڑا رہے یہ کیا ہوا - ایک کہتی ہے اوپر سے ترداری
گری - دوسری کہتی ہے واہ انہین بی - رہتی ہے - مجھے گلگلی گلگلی

پہ لشیمہ تھا۔ ایک دفعہ ہی قہقہا مار کے ہنسین۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگین۔ شاباش ہوا۔ تم کو۔ درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔ یہان چلو ون لہو خشک ہوگیا۔"

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کئے۔ پوشاک بنارسی زری بوٹی۔ مقیشی تارون کی کریپ۔ لاہی پھلکاری۔ گلشن بابریست۔ آب روان۔ شبنم کے دوپٹے۔ زربفت۔ کمخاب۔ گلبدن مشروع۔ اطلس۔ گورنٹ۔ جھولی۔ رادھا نگری کی تہ پوشیان۔ پاجامے

مصالحہ ٹھپہ۔ گوکھرو۔ کرن۔ طرہ۔ کھجور چھڑی۔ لہر بیچ بیل پٹھریان۔ بدرومہ کا جال۔ چنبیلی کا جال۔ ماہی پشت کا جال۔ چین۔ مرمرے کی توئی۔ کیڑے کے پر کی توئی۔ موتیون کی توئی۔ سلمے ستارے کی توئی۔ پکا گوکھرو۔ ننی جان۔ چمپا۔ چمپک۔ لیس۔ ولایتی توڑے لگی ہوئی۔

رنگ گل انار۔ نارنجی۔ گیندئی۔ پستئی۔ سردئی۔ فالسائی۔ عنابی۔ کاکریزی۔ سمرئی۔ اودا۔ نافرمانی۔ گل شفتالو۔ سیبئی۔ فاختائی۔ کوکئی۔ آبی۔ بسنتی۔ دھانی۔ کافوری۔ گلابی۔ گرئبلی

بادامی - شربتی - رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے -

گہنے - ٹیکہ - جھومر - سراسری - نتھ - کیل - پتے - بالیان
باے - ہاسے - کرن پہول - جھمکے - کھٹکے - چھپکے کے باسے - بجلی
کے بالے - چھڑے - مگرچھ - دانیان - چاند - گلوبند - چمپاکلی - جگنی
گجرے کا توڑا - موتیا کا توڑا - چھلون کا توڑا - کنٹھی - ٹیپ - چھلا
دولڑی - ست لڑا - دھگدھگی - ہنسکل - چندن ہار - کیری - زنجیر
جوشن - نونگے - اکے - نورتن - بازوبند - نتھیان - پہونچیان
کنگن - موتی پاک - حباب - چوہے دنتیان - پٹریان - نوگریان
پچھے - چوڑیان - جہانگیریان - کڑے - انگوٹھیان - چھلے - آرسی -
توڑے - پچھے - کڑے - جہانجن - چوڑیان - پازیب - چوراسی - چٹکی
چھتیلے - سرسے پاؤن تک سونے موتیون مین لدی ہوئین -

جوتیان - گھیتلی - انی دار - کفش - زیرپائی - کفش پائی
سلیم شاہی - پاؤن مین چھم چھم کرتین - ملکہ دوران کے پاس حاضر
ہوئین مجرا کیا اپنے قرینے سے بیٹھ گئین - ملکہ دوران نک سے
سک تک بناؤ سنگار کئے - سونے مین پیلی - موتیون مین سفید
اپنی مسند پر بیٹھی ہین - آگے سنک لگی ہوئی ہے - خواجہ سرا
نوکرین چاکرین - لونڈیان باندیان ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہین

توشے خانے والیان جوڑون کی کشتیان لیکر حاضر ہوئین ملکہ دوران (بادشاہ بیگم)
اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہین - سب سر وقد ہو ہو کر
جوڑے لیتی ہین آداب بجالاتی ہین - نذرین دیتی ہین - بس جوڑے
بٹ چکے - نذرین ہو چکین - اب دال بھگنے کا وقت آیا -

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے - بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ
سے دال کی سات لبین بھر کے پہلے لگن مین ڈالین - اور بادشاہ اپنے
ہاتھ سے بڑے پہلے کڑاہی مین ڈالین -

تواب ملکہ دوران دال بھگونے چلین - مبارکباد کی نوبت
نقارخانے بجانے لگین - آگے آگے روشن چوکی والیان
تاشے باجے والیان تاشہ باجہ بجاتی - حبشنیان - ترکنیان
قلماقنیان - اردابیگنیان - خواجہ سرا - جسولنیان - اور
شاہزادیان - بیگماتین - حرم - سریت (حرم) - ناموس (حرم) - چھپی
والیان - گائنین - امیر زادیان سب اپنے اپنے قرینے
اور قاعدے سے ملکہ دوران کے تمام جھام کے ساتھ ساتھ چلین
رنگ محل مین ملکہ دوران کی سواری آئی - دیکھو ڈھیر سی مونگ کی
دال چھنی پچھنکی - اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہین -
پہلے ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) نے دال کی سات لبین بھر کے لگن مین ڈالین - پھر

کھانے والیون نے سب دال لگنون مین ڈال دی - اوپر سے پانی
ڈالا - سب نے کھڑے ہوکر مجرا کیا - مبارکبادی شادیانے
بجنے لگے - لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی - کھانے والیون
نے جلدی جلدی دال دھو دھلا پھیکی پھیکی لپسا کر ہانڈیان چڑھا دین -
ملکہ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے - ایلو! وہ بادشا
ہوادار مین سوار باجے گاجے سے آئے - وہی ساتون بڑے پیچھے مین
لے کر بادشاہ نے کڑاہی مین ڈالے - سب کھڑے ہوگئے چارون
طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی - روشن چوکی - نوبت - تاشہ باجہ
بجنے لگا - بادشاہ اور ملکہ دوران سوار ہوئین - سب اسی طرح سواری
کے ساتھ ساتھ بیٹھک مین آئے - فراشیون نے ایک ستھری
چوکی بچھائی - اس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا - دو کوری ٹھلیون مین
شربت بھرا - انپر دو بدھنیان دودھ کی بھر کر رکھین - کلاوے اور
پھولون کے سہرے ان کے گلے مین باندھے - ڈو پان کے بیڑے
بدھنیون کی ٹونٹی مین رکھے - اس کو جھگڑے کہتے ہین - یہ بادشاہ کی سلامتی
کی کھیر ہی جاتی ہے - لو اب پچھلا پہرا ہوا - کھانے والیون نے بڑے
نکالے - کھنکریان تل تلا - اللہ میان کا رحم سے چاول بین کھانڈ ملا
بڑے بڑے پیڑے بنا قابون مین لگا کشمیر زون - کہاریون کے

سر پر خوان رکھوا جھگڑے کے پاس لاکر چن دیئے - بادشاہ نے کھڑے ہو کر
نیاز دی - پکوان سب کو بٹ گیا - رتجگہ ہو چکا - دربار کی تیاری ہونے
لگی - وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی - دھائین - بادشاہ حمام مین گئے - حمام
کرکے پوشاک بدلی - اور توشے خانے - جواہر خانے والیان پوشاک
اور جواہر لیکر حاضر ہوئین - تاشا باجا - روشن چوکی - نوبت خانے والیان
مبارک باد کا باجہ بجانے لگین - دیکھو اینچے قبا - اوپر چارقب پہنا
سر پہ دستار - دستار پر گوشوارہ - جیغہ - سرپیچ - تاج شاہی رکھا -
بڑے بڑے موتیون کا طرہ لٹکایا - گلے مین موتیون کا کنٹھا اور ایک
موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس مین ایک ایک دانہ زمرد کا
اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانون کے بعد یاقوت کی ہڑین
لگی ہوئی ہین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی ہے - دوسری موتی مالا
نرے موتیون کی - زمرد کی ہڑین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی پہن کر
پھر ہیرون کا ہار پہنا - بازوؤن پر ہیرون کے بجچ بند اور نورتن باندھے
ہاتھون مین سمرنین داہین مین چار - بائین مین تین پہنین - دو سمرنین
دو دو موتیون کی - دو ایک ایک موتیون کی لڑی کی - دو زمرد کی ہین
ساتوین سمرن مین چار بہت بڑے بڑے موتی - اور دو زمرد کے بڑے
دانے بیچ مین ایک لعل ہے یہ سمرن داہین ہاتھ مین پہنی - اب پوشاک

٭ ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے

اور جو اہر پہن چکے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

خُشکہ اُبل رہا ہے۔ دہی کھانڈ آیا۔ کورے کورے کونڈون
مین خشکہ نکال۔ دہی کھانڈ اُسپر ڈال۔ ایک پردے کے مکان مین
جہان مرد کا نام بھی نہین۔ ستھرا سا بہت اجلا دسترخوان بچھا۔ دہی خشکے
کے کونڈے۔ چونے کی طشتریان۔ چوڑیون کے جوڑے۔ مسی اور
مہدی کی پڑیان لال کا غدا ور کلاوے سے بندہی ہوئین عطر کی
شیشان۔ لال لال اوڑھنیان ٹھپے لگی ہوئین۔ سوا سوا روپیہ چراغی
کا۔ سات ترکاریان دسترخوان پر چن دین۔ بیوی زنین آئین۔ پہلے
نیاز دی۔ ایک چھنگلی مین مہدی لگائی۔ لال اوڑھنیان اوڑھین
صحنک کھانے بیٹھین۔ پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی
یہ پارسائی کا امتحان ہے۔ جو پارسا ہوتی ہین اُن کا مُنہ چونے سے
نہین پھٹتا۔ لو اب صحنک کھانی شروع کی۔ ایلو اوہ پھر دہی کھانڈ
خشکے پر ڈالا۔ اب صحنک دوہرا رہی ہین۔ لو صاحب وہ سب
کونڈے صاف کر دئے۔ دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اُٹھا کر
کھا گئین چلمچی مین ہاتھ دہوئے کلی کی۔ چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے

ڈال دیا کہ پاؤں تلے نہ آسکے مستی ہی منظر لگا یا۔ چوبداروں کے ہوش سے
چراغی سکندرو سپاہی سب کے رخصت ہوئیں۔ لو اجتک ہو چکی
دربار کی سیر دیکھو۔

جشن کا دربار

دیکھو اب سب امیر امرا رتبار خانے کے دروازے پہنچکے
اُترکر پیدل دیوان عام میں چلے آتے ہیں۔ یہ پہلی آداب گاہ ہے
دیوان عام میں جالی کے دروازے میں دیکھنا کیسی موٹی سی
لوہے کی زنجیر اٹکی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہیں جا سکتا
سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہیں یہ دوسری
آداب گاہ ہے۔ لو اب دیوان خاص کے دروازے پر کیسا بڑا سا
پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے۔ مرد ہے
پیاسے۔ دربان۔ سپاہی۔ قلار ہاتھوں میں لال لال لکڑیاں
لئے کھڑے ہیں۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے
تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن میں ڈال کھینچکر باہر نکال دیتے
ہیں مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر
چلا آئے۔

دربار کی سیر دیکھیے۔

دیکھو! لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کر کے کہ یہ
تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص ہیں تخت کے سامنے
آداب بجا کر اپنی اپنی جا پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔

دیکھو! دیوان خاص میں فرش فروش کیا ہوا ہے۔ بانات
پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ میں سنگ مرمر کے ہشت پہلو
چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے ولدا پیش گیر[ط۱]
کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف
تین تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے
تین سیڑھیاں اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ آس پاس سونے
کی کاسیاں سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی لڑیاں
منہ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں۔ سر سے پاؤں تک سونے میں لپا
ہوا جگمگا رہا ہے۔ بیچ میں روئی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے
دو خواص ہما کے مورچھل لئے اہلو پہلو میں کھڑے ہیں۔ پیچھے ایک جا نماز
بچھا ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر چہرہ آشکارا حاذق زمان

ط۱ ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۲

احترام الدولہ بہادر شمس الدولہ بہادر معین الدولہ بہادر سیف الدولہ
(بخشی) (ناظر) (وکیل)
بہادر۔ انیس الدولہ بہادر۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر غیاث الدولہ
(وکیل)
بہادر۔ سبحان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر مصلح الدولہ
بہادر۔ علاء الدولہ بہادر۔ شوستس الدولہ بہادر۔ سرفراز الدولہ بہادر
میر عدل بہادر۔ میر منشی دار الانشار سلطانی۔ میر توزک وغیرہ
اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونوں ہاتھ جریب پر رکھے داہین
بائین کھڑے ہین۔ مردہے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی سامنے
آداب گاہ کے پاس کھڑے ہین۔

دیوان خاص کے صحن مین ایک طرف خاصے گھوڑے
چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولابخش (ہاتھی کا نام)
خورشید گنج (ہاتھی کا نام) چاند مورت (ہاتھی کا نام) وغیرہ رنگے ہوئے ہاتھوں پر فولاد
کی ڈہالین۔ سونے کے پھولوں کی۔ کانون مین ریشم اور کلابتون
کے گچھے اور لڑیان کارچوبی جھولین پڑی ہوئین۔ ایک طرف ماہی
مراتب۔ چتر۔ نشان۔ روشن چوکی والے۔ جھنڈیون والے۔
رسالہ جمے کھڑے ہین۔ حبشی۔ قلار۔ چاندی کے
شیردہان سونٹے۔ خاص بردار بندوقین لیے ہوئے کٹہرے
کے نیچے کھڑے ہین۔

دیوان عام کے میدان مین ساری پلٹنین کھڑی ہین
احتشام توپخانے کی توپین لگی ہوئی ہین ایلوا وہ جسولنی سے اندر
سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔
اللہ رسول خبردار ہے او ہو!!! بادشاہ برآمد ہوے نقیب
چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست
شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائین رد۔ کہارون نے جھٹ ہوادار
کہاریون سے لے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اُتر کر
نماز کی دو رکعتین کھڑے ہو کر پڑہین دعا مانگی پھر ہوادار
مین سوار ہوئے۔ کہارون نے ہوادار تخت طاؤس کے برابر
لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا۔ جھنڈیان
ہلین۔ دھنا دھن توپین چلنے لگین۔ سب فوج نے سلامی
اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت جبین پور خلافت
ولیعہد بہادر بائین طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والا
تبار قرۂ باصرۂ خلافت غرۂ ناصیۂ سلطنت۔ داہنی طرف
تخت کے برابر امیر امرا سے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو
پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے مجرا کیا
نقیب پکارا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ

سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! مجرا کرکے بادشاہ کو جاکر
نہایت قوت والا
نذر دی۔ بادشاہ نے نذر لے کر نذر نثار کو دیدی۔ پھر اُلٹے پاؤن
آداب گاہ پر آئے مجرا کر خلعت پہنا جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا۔ موتی۔ مالا۔ سپر تلوار
گلے مین ڈالی۔ اسی طرح آداب گاہ پر اُلٹے پاؤن آکر مجرا کیا
خلعت کی نذر دی۔ پھر اُلٹے ہی پاؤن آداب گاہ پر آ مجرا کر
کھڑے ہو گئے۔

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر
امراؤ اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں۔ جواہر خانے مین
سے خلعت پہن پہن کر آتے ہین۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادون
کے سر پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور معزز امیرون کے سر پر
گوشوارہ باندھ دیتے ہین۔ آداب مجرے ہو رہے ہین۔ نقیب
چوبدار پکار رہے ہین۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہان
پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی
بادشاہ سلامت!۔

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ ہاتھ کو ہاتھ اٹھایا۔ عرض بیگی پکارا دربار
برخاست۔ کہارون نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ سوار ہوئے خاص

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لے لیا۔ بادشاہ محل میں
داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک
روز دربار اور خلعت اور نذریں ہوں گی اور انعام اکرام
سب کارخانوں کے داروغاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق
ملیں گے۔ اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں
نیچے پایوں میں کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہیں۔ اوپر کرکری
تاش کا تخت پوش پڑا ہوا۔ داہنی طرف ملکۂ دوران (بادشاہ بیگم) اپنی مسند پر سر سے
پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئیں ناک میں نتھ جس میں
چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں۔ ان کے برابر
اور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر گہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں
بائیں طرف شاہزادیاں بناؤ سنگار کیے سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی
ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے جسولنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں اردا
بیگنیاں۔ جسولنیاں۔ خواجہ سرائے جریبیں پکڑے مستعد
کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی ۔ خبردار ہوا سب بیگمات تین سرو قد کھڑی ہوگئیں مجرا کیا ۔
تخت پر سے تخت پوش خوجون نے اٹھایا ۔ کہاریون نے
ہوادار تخت کے برابر لگا دیا ۔ بادشاہ تخت پر بیٹھے ۔ خواجہ
سرا نے مورچھل لے کر تخت کے برابر کھڑے ہو گئے پہلے
ملکہ دوران نے کھڑے ہو کر مجرا کیا ۔ نذر دی پھر مجرا کر کے
بیٹھ گئیں ۔ اب اور بیویون اور شاہزادیون نے اسی طرح
اپنے اپنے رتبے سے نذرین دین ۔ بادشاہ نے سب کو
بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے
دیے سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لیے ۔ مجرا کیا ۔ نذرین
دین ۔ اب ناچ گانا شروع ہوا ۔ ایلوا ناچنے والی تو ادھر بادشاہ
کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندے مرابچے کے پیچھے کھڑے
طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہین ۔ تان رس خان آئے دو
چار تانین اُن کی سنین ۔ اب خاصے کی تیاری ہونے لگی
دربار برخاست ہوا ۔ ناچ گانا موقوف ہوا ۔ بادشاہ نے
خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا ۔ تیسرے پہر سب اسی طرح اٹھے ہو گئے
بادشاہ مسند پر آکے بیٹھے ۔ مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابین مٹھائی
کی ایک چاندی کی کشتی مین بڑا سا کاوده ۔ پان کے بیڑے ہری دوب

مصری کے کوزے - چاندی کا چھلا رکھا ہوا - اوپر کمخابی کشتی
پوش کلابتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا - جبو لنی نے عرض کیا "حضرت صاحب
بادشاہ کے پیر
تشریف لائے" - بادشاہ سروقد تعظیم کو کھڑے ہو گئے - مسند پر بچھایا
حضرت صاحب نے پہلی ایک قاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی - دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی - تیسری پر حضرت
فاطمہؓ کی - چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی - پانچوین پر
بڑے پیرون کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی - ساتوین پر اوتون کی آٹھوین
بزرگ سب اولاد کے
پر پریون کی نیاز دی - حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے
بیوی زنون کے - بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے انکی اولاد کے
اور پریون کی نیاز کا سوائے پارسا عورتون کے اور کسی کو
نہین ملتا - اور باقی سب کی نیازون کا سب کو تقسیم ہو جاتا ہے
دیکھو! حضرت صاحب نے کشتی مین سے کلاوہ نکالا
پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر ایک گرہ اس مین
لگائی - دوسری گرہ مین پان کا بیڑا باندھا - تیسری مین
ہری دوب مصری کی ڈلی چوتھی مین چاندی کا چھلا باندھا
پانچوین گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اس کلاوے
مین لگائی - سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا - مبارکباد

دی - ایک سال یہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے - سالگرہ کے شادیانے
بجنے لگے اب مہینا بھر تک دربار - نذرین خلعت - انعام - ناچ
رنگ - مہانداری اسی طرح ہوگی - نوروز کی رسمین دیکھو!

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے - نجومی پنڈت جو رنگ سال کا
بتاتے ہین - دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتون
اور شاہزادیون کی تیار ہو رہی ہے - بانس کی کھپچیون کی کھانچیان
اُن مین سات سات مٹی کی طشتریان پھول ڈل بھری ہوئی - سات
رنگ کی مٹھائیون سے بھری ہوئی - اوپر نوروزی رنگ
کے کپڑے لپٹے پٹھے ہوئے کسے ہوئے - نوروزی
رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے - کشتیون مین
رکھے ہوئے - اسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے -
کہاریون کے سر پر جھولنیان لئے ہوئے بانٹتی پھرتی ہین
نور دربار آراستہ ہوا - بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے - دیکھو!
شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امرا - نواب راجہ نوروزی
رنگ کی پگڑی دوپٹہ باندھے ہوئے داہین بائین کھڑے ہین نذرین

ہونے لگین - سلطان الشعرا اور اور شاعرون نے مبارکباد کے
قصیدے پڑھے خلعت مرحمت ہوئے - دربار برخاست ہوا
دسترخوان چنا گیا - دیکھو! نوروزی رنگ کا دسترخوان - اور ویسے
ہی خوانون کے خوان پوش اور کشتے ہین - سات رنگ کے پلاؤ
مٹھائیان - سالن - ترکاریان - میوے - اور سب چیزین سات
سات طرح کی ہین - اور سات ترکاریان ملی ہوئی بھی پکی ہین
اس کو نورتن کہتے ہین -

ایلوا جو کی روٹی ساگ کی بھجیا اور ستو بھی ہین - خاصے کی
داروغہ نے عرض کیا - جہان پناہ! دسترخوان تیار ہے" بادشاہ
آئے - حضرت علی رض کے دسترخوان پر نیاز دی کہ یہ اون کی
خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے
بادشاہ نے ذرا ذرا سا اس مین سے پہلے آپ چکھا - پھر بعد
اور شاہزادون اور معزز امیرون کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا
سب نے مجرا کر کے لے لیا - اب دیوان خاص مین زنانہ ہو گیا
سب بیگماتین آئین - بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ
سے تبرک اون کو دیا - بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین
باقی تبرک سب کو بٹ گیا تیسرے پہر کو سب بیگماتین اور شاہزادے

جمع ہوئے۔ دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا۔ پھر ہاتھون مین
چاندی سونا لے کر اچھالا۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہی چار گھڑی دن
رہے سلاطین بھائی بند سبز وار مرغیون کے انڈے نقش وار۔
مشک زعفران پان مین رنگ رنگا۔ دیوان خاص مین آئے بادشاہ
برآمد ہوئے۔ مسند پہ بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے
سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہین۔ ایک نے
ایک انڈا ہاتھ مین لے کر نیچے رکھا۔ سارا انگلیون مین اوسے
چھپا لیا۔ فقط اس کا نقش کھلا رکھا۔ دوسرا اوپر سے دوسرے
انڈے سے اس پر چونچ لگانے لگا۔ ایلو! دونون مین سے
کسی کا انڈا ٹوٹ گیا۔ جس نے توڑا ہے اس کے ساتھ والون
نے غل مچایا ہے ”وہ توڑا“۔ بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ
محل مین داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز
ہو چکا۔ اب محرم کی رسمین دیکھو۔

محرم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے۔ سبیلین رکھی گئین
بادشاہ حضرت امام حسن حسین کے فقیر بنے۔ سبز کپڑے پہنے گئے

ہین سبز کفنی جھولی ڈالی - جھولی ہین الائچی ولیتے - سونف خشخاش بھری - درگاہ ہین جاکر سلام کیا - نیازدی - دس دن تک صبح کو کھانا شام کو شربت فقیرون کو بٹے گا - چھٹی تاریخ ہوئی - آج بادشاہ لنگر ہین پہنچین گے -

دیکھو اچاندی کے دو پنجے بنے ہوئے دو لکڑیون پہ لگے ہوئے - لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے - ان کو شدے کہتے ہین - بادشاہ کے دونون ہاتھون ہین ہین - ایک چاندی کی زنجیر کمر ہین پڑی ہوئی ہے - دوسید دن نے آکر زنجیر پکڑ دو چار قدم بادشاہ کو کھینچا - ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے ہین ڈالدی - دونو شدے سید لے گئے - ساتوین تاریخ ہوئی - دیکھو ابرک کے کنول ان ہین شمعائین روشن - بانس کی کھپچیون کی ٹٹیان لال کاغذ سے منڈھی ہوئین - اُن پر لال کنول بیچ ہین دغد غے روشن ہین مہندی اور مالیدے کے خوان - بڑی بڑی طوغین جلتی ہوئین ساتھ ساتھ ہین - آگے آگے تاشے باجے - روشن چوکی والیان پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگمات ہین - حبشنیان - ترکنیان - خوجے وغیرہ سب چلے جاتے ہین - لو مہندی امام باڑے ہین پہنچی - آراستہ سب اُٹھ گئی - مہندی مالیدہ - طوغین

درگاہ مین چڑہا دین ۔ آٹھوین تاریخ ہوئی ۔ ایلو! آج بادشاہ حضرت عباسؑ کے سقے بنے لال کھاروے کی ایک لنگی بندھی ہوئی ۔ شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندہے پر رکھے ہوئے معصومون کو شربت پلا رہے ہین ۔ لو شربت پلا چکے مالیدے پر نیاز دی ۔ سب کو بٹوا دیا ۔

آج دسوین تاریخ عشرے کا دن ہے ۔ مٹی کے آبخورے لمبے گلے کے بیچ مین سے پتلے کوزے آئے ۔ ان کو کوزیان کہتے ہین ۔ دودھ اور شربت ان مین بھر گیا ۔ لال لال کلاوے ان کے گلون مین باندھے ۔ تازے تازے ترحلوے کے کونڈے بھر بھر رکھے گئے ۔ نیاز ہوئی ۔ دیکھو! چھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہین ۔ ایک ایک دودھ ایک ایک شربت کے کوزے پی ۔ حلوا چٹ کر ۔ پیسے کوڑیون کی جھولیان بھر لیے اچھلتے کودتے کلا نجین مارتے چلے جاتے ہین ۔ ظہر کا وقت ہوا بادشاہ برآمد ہوئے ۔ موتی مسجد مین عاشورے کی نماز پڑھی دیوان خاص مین حاضری کی تیاری ہوئی ۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا ۔ اس پر شیرمالین چنی گئین ۔ شیرمالون پر کباب ۔ پنیر پودینہ ادرک سولیان کتر کے رکھین ۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی ۔ ذرا سا

شیرمال ۔ کباب ۔ پنیر ۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا ۔ پھر ایک ایک
شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادون اور معززامیرون
کو اپنے ہاتھ سے دیا ۔ باقی سب کو بٹ گئین ۔ علاوہ جامع مسجد
سے تبرکات نالکی مین رکھے ہوئے ۔ آگے آگے سپاہیون
کے تین باجا بجتا ہوا آئے ۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے تبرکات
نالکی مین سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھون سے لگائین حضرت علیؓ
کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا ۔ حضرت امام
حسن حسینؑ کی خاکِ شفا کو آنکھون سے لگایا پھر حضرت
صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو مین غسل دیا
نواب زنانہ ہوا ۔ بیگماتین آئین ۔ تبرکات کی زیارت کی
بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین ۔ تبرکات
اسی طرح نالکی مین باجے گاجے سے جامع مسجد گئے ۔ شام
کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی ۔ دیکھو! وا
گونا بستہ ہا ہے ۔ ین ٹولیان الائچیان جو ترشا لیا کترے کے بھنے
ہوئے خربوزون کے بیج اور دھنیا کترا ہوا گھوپا اس مین
ملا کے گوٹا بنایا شیشے اور کاغذ کی پٹیون اور کارچوبی بٹوون اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں مین رکھہ اُن پر مہین مہین نگین کھوپرے کے
پھول بنا آپس مین بٹ رہا ہے - اکثر سلاطین قلعہ مین تعزیہ داری
کرتے تھے - فقیر پیک بنتے تھے - کوئی نشانچی کوئی نقیب بنتا
تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھہ تعزیون کے آگے بجاتا
تھا - کوئی مرثیے پڑھتا تھا - مرثیے خوانون کو درگاہ مین سے
چار چار طشتریان بن چکنی ڈلیان تجنے ہوئے خربوزے کے
بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھین - بڑی دھوم سے علم اُٹھائے تھے
محرم ہو چکا - آخری چہار شنبہ آیا -

آخری چہار شنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہین - اس مہینے کی تیرھوین تاریخ
ہوئی - دیکھو چنے کی سلونی گھنگنیان نون مرچ ڈال کے اور گیہون
کی پھیکی گھنگنیان اُبال کے اور خشخاش اور کھانڈ ڈال کے تابون
مین نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دین - اسی مہینے کے آخری بدھ کو
بادشاہ نے صبح دربار کیا - دیکھو جواہر خانے کا داروغہ سونے چاندی کے
چھلّے چاندی کی کشتی مین لگا کر لایا - چار چھلّے اس مین دو سونے کے
دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے - دو ولیعہد کو ایک ایک اور

شاہزادون کو اپنے ہاتھ سے دیے باقی اور امیر امراؤن کو تقسیم ہو گئے
سب نے مجرا کیا - نذرین دین - دربار برخاست ہوا - بادشاہ
اپنی بیٹھک مین آئے - وہ چارون چھلے جو آپ پہنے تھے - ملکہ
زمانی کو دیے - تیسرا پہر ہوا - دیکھو اکوری کوری ٹھلیہان
(بادشاہ بیگم) آئین - پہلے ایک ٹھلیا مین تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے
مین لپیٹ کر اُس مین ڈالی - بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر
پر سے پیچھے پھینکدی - او ہو ہو!! وہ تڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی
اشرفی حلال خوری اُٹھا لے گئی - ایلو! اب تھوڑا سا پھونس
لا کر جلایا - بادشاہ نے اُس کو لانگا - لو اب بیگمات اور شاہزادون
کو ٹھلیان تقسیم ہونے لگین کسی ٹھلیا مین پانچ کسی مین چار
کسی مین دو روپے - کسی مین ایک ہی روپیہ ڈال - کہاریون
کے سر پر رکھوا - جسولنیون کو ساتھ کر سب کے ہان بھیجین
سب نے اِن کو انعام دیا - اور ٹھلیان سے کر اُسی طرح کھڑے ہو کر
توڑ دین - جو کچھ ٹھلیون مین تھا وہ حلال خوریان اُٹھا لے
گئین -

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ مین گئے - آخری چہار شنبہ
کی عیدیان شاہزادون کے اُستاد سنہری روپہلی کچھو لدار

کاغذ پر لکھکر لائے شاہزادون کو عیدیان اور چٹھی دے۔ عیدیون کے روپیے۔ رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چار شنبہ ماہ صفر		جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی		غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی۔ موتی محل مین فرش فروش ہوا۔ بیچ مین بادشاہ کی مسند لگی تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ دائین بائین مشائخ لوگ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو مشائخون مین سے کسی کو حالت آئی۔ دیکھو کیا پٹخنیان کھا رہا ہے۔ او ہو وہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہین زور زور سے ڈہولکی پیٹے جاتے ہین۔ وہ حال کھیل چکے ہوش مین آگئے چپکے ہوکر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے

گانا موقوف ہوا۔ الائچی دانوں کے خوان آئے ختم ہوا۔ الائچی دانے
تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آ گئے۔ سب لوگ رخصت
ہوگئے۔ اب بارہ دن تک روز یہی طرح مجلس اور صبح شام
کھانا مشائخوں اور ملنگوں کو ملے گا۔ بارہویں تاریخ ہوئی
دیکھو محل فقیروں اور مہتاب باغ کی درگاہ میں ٹھاٹھر بندی
ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔ اُن میں دغدغے رکھے
گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل
کی درگاہ میں آئے۔ ختم ہوا۔ مٹھائی بٹی۔ پھر مہتاب باغ کی
درگاہ میں آئے۔ مشائخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہاں
سُتوں کے قہقہوں پر ختم ہو رہا ہے۔ دیکھو اودھ کی پیالیاں بٹ رہی ہیں

عُرس

اسی مہینے کی چودھویں تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب میں آئے اور شہر کی خلقت بھی
جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل
پھول ملا کر چھینٹے سے قبر پر ڈالا۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ
دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادموں اور مشائخوں کے

کھانا پکوانے کو ٹیے۔ ایلو اوہ روشنی اور باجے گاجے سے مہندی آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادون کے سر پر ہے۔ مہندی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین۔ درگاہ مین آکر گلاب کے شیشے اور مہندی چڑھا دی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا بادشاہ نے محل مین آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم مین شامل ہو سب وہان سے رخصت ہوئے۔

گیارہوین حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہین۔ اس مہینے کی گیارہوین تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن مین آتشبازی گڈی انار پھلجڑی۔ مہتاب۔ جائی جوئی۔ ہت پھول۔ چھچھو ندر چکر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیان۔ ہوائیان۔ زمینی گولے آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چدر۔ کوٹھی۔ پنکھیان۔ سانپ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ ایک بانس کی کھپچیون کا بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنی۔ ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو مہندی کہتے ہین دیوان خاص مین رکھی گئی۔ دستر خوان بچھا سب طرح کا کھانا چنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے مہندی

روشن کی۔ پھر دسترخوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی
آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ مین
مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہوین

اسی مہینے کی سترہوین تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیا رکا
عرس ہوتا ہے۔ دیکھو رات کو درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے
پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخون کو حال آنے
لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ مین فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیان
اور بتیس روپے درگاہ مین نظر چڑھائی۔ دو سو روپے عرس
کے مصارف کے خادمون کو دیے۔ ختم مین شامل ہوئے
تبرک کی ہنڈیان اور چھینٹے خادم لائے بادشاہ نے ایک
اشرفی تبرک کی ان کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو اب شہر
کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ مین نذرین چڑھنے لگین
خادمون کی گوڑی ہونے لگی ماپنی اپنی اسامیان تاک تاک کے
دو دو تبرک کی ہنڈیان۔ کھیلین بتاشے شکر پارے ان مین بھرے
ہوئے۔ آٹے سے انکے منہ لپے ہوئے۔ خادم انکو دیتے ہین اور

ا عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ رہتے ہین ✤

گرہ گرہ بھر کے دہوتر کے سبز اور سفید پٹکے اُن کے سر سے باندھ
دیتے ہین۔ بہت سی خاطر مدارات کر کے اُن سے کہتے ہین ’’ہم
آپ کے دعاگو قدیم ہین۔ رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ
شریف مین دعائین مانگتے ہین‘‘ اپنا معمول اُن سے لے لیتے
ہین۔ اب درگاہ شریف مین ناچ ہونے لگا۔ دیکھو کوئی
ناچ دیکھ رہا ہے۔ کوئی باؤلی مین سیڑھیون پر بیٹھا نہا رہا ہے
کوئی چت کوئی پٹ تیر رہا ہے۔ کوئی دھما دھم اوپر سے کود
رہا ہے۔ لوگ باؤلی مین کوڑیان پیسے پھینک رہے ہین۔
لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہین۔ سودے والے پکار
رہے ہین۔ تازی گرما گرم کچوریان ہین۔ برفی ہے تازی دودھ
کی۔ مکھن سے ملائی سے میٹھا۔ کوزے ملائی کی برف کے کسیرے
ہین میوے۔ گیلے فالسے ہین شربت کو۔ ڈالی ڈالی کا گھلا ہی
پنیر نری ہے۔ سیاہ پچھے ہین ہاتھون کے کھلونے
ہین ہار پھولون کے‘‘۔ کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے
کوئی کباب لونگچڑے کھلے شیر مال۔ باقر خانی خمیری
روٹی۔ نہاری بیچ رہا ہے۔ گنڈوالے حقہ پلاتے پھرتے ہین
پنواڑی گلوریان بنا رہے ہین۔ کٹورے چھنک رہے ہین فالودے والے

نالودہ - پن بھتا - تخم ریحان - اولے - گلاب پاشیں - کٹورے
ہتھے لئے بیٹھے ہیں - لو ادو پہر ہوئی - اب میلہ ہمایون کے
مقبرے مین آیا - دیکھو تو کوئی جھول جھلیون مین جھولا جھولا کیسا
ہگّا بگّا پھر رہا ہے - کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین لیٹا آرام
لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے - بگلا - کل چڑا
دوپلکا - دو پنا - کل دمہ - کانڑا - کنکوا اڑ رہا ہے - کل میری - لال قمی
کلیجہ جلی - دو باز پریون دار - الفن تکلین بڑھ رہی ہین - ایک
دوسرے کی ڈھیری پکار رہا ہے - جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی
ڈھیری سے ہے - لو پیچ لڑ گئے - ڈھیلین چلنے لگین - وہ کسی کا کٹ گیا -
آہا!!! کیا غل مچایا ہے - وہ کاٹا - جس بیچارے کا کٹ گیا - اُس کا منہ
تو کیا فق فق ہو رہا ہے - کسی کا ہتھے پر سے اکھڑ گیا - کسی کا کنیا نے
لگا - کسی کا چکرا رہا ہے - کسی کی ڈال پیچ ہو گئی - کوئی جھجم کر رہا ہے
کوئی دھمکیان دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی -

آہاہا!!! - دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے
سپاہیون کے تمن ہین - باجا بجتا آتا ہے - نقیب چوبدار پکارتے
آتے ہین - صاحب عالم پناہ سلامت عماری مین آپ بیٹھے ہین

کنکوے کا نام ہے ۱؎ آپس مین مل گئے ۱۲

خواصی مین مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سوارون کا رسالہ
چلا آتا ہے - مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا سب
جلوس ٹھہر گیا - سلامی اتاری کہارون نے نالکی لگا دی - نالکی مین
سوار ہو کر اندر آئے دو خواص مورچھل لے کر ادہر ادہر آ گئے - اور
سب ارد گرد ہو گئے - نقیب چوبدار آگے آگے بٹھو بڑھو صاحب کہتے
چلے - مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اتر کر اوپر آئے - یہان پہلے
سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے - سپاہیون کا پہرہ لگا
ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی - ناچ رنگ دیکھ
سوار ہو گئے - شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہو گئے - اب
دیکھو! پتون اور چھلکون کے ڈھیر - مکھیون کی بھنکار کے سوا کچھ بھی
دکھائی دیتا ہے - یا تو وہ کہا گہمی تھی - یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا - اب
مقبرہ کیسا سائین سائین کرتا ہے - دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے - لو
صاحب سترھوین ہو چکی -

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہین - پہلی تاریخ ہوئی
قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیان کھڑی ہوئین - دیکھو! شام کو

چھیلب دار ڈھول بجاتے ۔ مدار صاحب کی چھڑی سے لیئے دیوان خاص
میں آئے ۔ بادشاہ برآمد ہوئے ۔ مالیدون کے خوان آتے چھیلب دار
نے پھولون کی بدھی مدار صاحب کے سامنے رکھی ۔ نیاز ہوئی ۔ مالیدہ
سب کو بٹ گیا ۔ بدھی بادشاہ نے پہن لی ۔ دیکھو کیا لمبا لکھا لہنگا آیا ۔
گرگری تاشس کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے چھیلب دار
کو دیکر رخصت کیا ۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ
مین چڑہے گا ۔

خواجہ صاحب کی چھڑیان

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے ۔ چودھوین
تاریخ سے قطب صاحب مین دور دور کی خلقت آکے جمع ہوئی اجمیر
شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ کا بڑی دھوم سے عرس
ہوتا ہے یہان سے اکٹھے ہوکر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہین اُنکو میدنی
کہتے ہین ۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ مین ختم ہوا صبح کو
سولھوین تاریخ میدنی رخصت ہوئی ۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان
تامی کے پھریرے کا جھنڈا دیا ۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری

لہ جھنڈا ۔

سے میدنی کو پہنچانے گئے - دیکھو! جو لوگ اجمیر شریف گئے
ہین اُن کے گھرون مین رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے
جاتے ہین -!

ابلو! اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے - کٹنے والون نے
دہوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیون (خوان) مین لگا کر ان کو بھیجے
اس کو چاب کہتے ہین - تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیون کے
کونڈے کپڑون کے جوڑے - خوان اور کشتیون مین لگا کر
اُنھون نے وہان کی سوغاتین - درگاہ کا صندل - صندل کی
کنگھیان - کنگھے تسبیحان - تھولی - جا نمازیان - جے پور کے
چادرے - انگوچھے - رومال - چندریان - کلیان چلمنین کہونڈی
عطر سب کو دیا -

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مردون
کی تبارک ہوتی ہے - دیکھو! گھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیان اوپر
سونف اور خشخاس لگا کے تنور سے پکوا ہین - سورۂ تبارک جو
قرآن شریف مین ہے چالیس دفعہ پڑھوائی - ایک ستھری چوکی پر

دسترخوان بچھایا اُسپر روٹیان رکھین۔ کوری بدھنیون مین پانی بھرکر
اور جوڑا۔ تسبیح۔ مسواک۔ جانماز۔ کنگھی۔ جوتی کشتی مین لگا کے سامنے
رکھا۔ اگرسوز مین لوبان روشن کیا۔ نیاز ہوئی۔ بدھنیان اور جوڑا
اور چوتھائی روٹیان مسجدون مین بھیجدین۔ باقی سب کو تقسیم ہوگئین
اس کو تبارک کہتے ہین۔ اسی مہینے مین حضرت جلال بخاری کے کونڈے
ہوتے ہین۔ دیکھو بڑے بڑے کونڈے۔ مٹی کے آئے۔ پلاؤ۔ زردہ
کھیر ان مین بھر کر نیاز دیکر لٹوا دیئے۔

شب برات

اس مہینے کی چودہوین تاریخ شاہزادون کے استاد لال سفید چمکتی
ہوئی عیدیان لکھ لکھکر لائے۔ شاہزادون کو دین۔

عیدی

آمد شب برات جہان پر چراغ شد — بازار از شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجھڑی و ہوائی و ماہتاب — گلہائے بوستان بہمین نوع باغ شد

استادون کو عیدی کے اشرفی روپے ملے کٹبون مین چھپی ہوئی
دیکھو انّا کوری کوری ٹھلیان آبخورے آئے ایک بڑی سی
بتھولی پر دھو دھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے۔ شیرمالین اور ملیدے کی

رکابیان - تابین آئین - اگر سوز مین تو ہان روشن ہوا حضرت
صلعم حضرت امیر حمزہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا - بابر بادشاہ
اوت اور سب بچے مردون کی جدا جدا قابون - شیرمالون - پانی کے
آبخورون پر - اور دودھ پیتے بچے جو مرے ان کی دودھ کے آبخورون
پر نیاز ہوئی حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنون کو - بابر بادشاہ
کی نیاز کا خاص ان کی اولاد کو - باقی ہمہ شما کو بٹ گیا - تیسرے پہر
کو آتشبازی شاہزادون اور شاہزادیون کو تقسیم ہوئی - دیکھو ات
کو ہتھیون کے ہاتھی ہیوڈل پھرے ہوئے مٹی کے ان کی سونڈ اور
سر پر چراغ بنے ہوئے ہتھیون کی ہڑیان بنگلے کی صورت کی
مٹی کی بنی ہوئین اوپر چراغ بنے ہوئے - روشن ہوئین - سب نے
مبارکباد دی - تاشے باجے نوبت خانے - روشن چوکی والیان
باجا بجانے لگین - بڑی خوشی ہوئی - آتشبازی چھٹنے لگی -

لو اب بادشاہ امام باڑے مین آئے - دیکھو اپنے ہاتھ سے
روشنی کی - کنگنی کی کھیر پکا کے آئی - ایک چمچے مین لے کر پہلے
ذرا سی آپ چکھی - پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے
دیا - پھر اگر کے سب نے لے لیا - اپنی بیٹھک مین آئے خاصہ
کھایا - آرام کیا -

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی
کے سبب جو انتیسوین کو یہان چاند نہ دکھائی دیا - اور کہین کسی
گانون قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہان کے
قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیون کی گواہی لکھوا - مارا مار کرتے حضور
مین آئے - چاند کی خبر پہنچائی - بادشاہ نے عالمون سے فتویٰ
لیکر توپون کا حکم دیا - گیارہ توپین رمضان کے چاند کی چلین - جو
انتیسوین کو کہین چاند نہ دکھائی دیا تو تیسوین کی شام کو توپین چلین
سب بیگماتین حرمین سرتین ناموسین چیپی والیان گانتین شاہزادے
شاہزادیان مبارکباد کو آئین - تاشے باجے روشن چوکی
نوبتخانے والیان مبارکباد بجانے لگین - دیکھو بادشاہ کے ہان سے
پنیر کی چکتیان - مصری - کوزے سب کو تقسیم ہوئے - دو گھڑی
رات آئی - وہ عشا کی اذان ہوئی - دیوان خاص مین نماز کی تیاری
ہوئی - باریابیون نے عرض کیا - کرامات اجماعت تیار ہے بادشاہ
برآمد ہوئے - جماعت سے نماز پڑھی - ڈیڑھ پارہ قرآن شریف کا
تراویحون مین سنا - پھر بیٹھک مین آئے - کچھ باتین چیت کی - بھنڈا

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیڑھ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر
نقار خانے۔ اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا
سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان
چنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔
ٹھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ
چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی
نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ میں جا کر سلام کر کے باہر
ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر کر آئی۔ محل میں لوگوں کی
کچھ عرض و معروض سنی۔ دوپہر کو سکھ کیا۔ تیسرا پہر ہوا
محل میں تنور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری
کرسی شیر کے سے پایوں کی۔ پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے
مخمل کا گدا نرم نرم اس پر بچھا ہوا تنور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔
بیگمائیں حرم میں۔ شاہزادیاں اپنے ہاتھ سے بیسنی۔ روغنی
میٹھی روٹیاں۔ کلچے۔ تنور میں لگا رہی ہیں۔ بادشاہ بیٹھے
سیر دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔
کسی کی روٹی اچھی لال لال اتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی
جل گئی۔ کسی کی تنور میں گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہ گئی

دیکھو ان پر کیا قمقمے لگ رہے ہیں۔ بیسیوں لوہے کے چولھے گرم
ہیں۔ پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں۔ اپنی اپنی بہار دن کی چیزیں آپ
پکا رہی ہیں۔ دیکھو بتّی۔ نوبیے۔ میتھی کا ساگ ہے۔ کہیں ہری
مرچیں۔ سویا کے پھولوں کے بیچ کی سبز سبز ڈنڈیاں۔ بینگن کا
دلمہ گیہوں کی کانجی۔ بادشاہ پسند کریلے۔ بادشاہ پسند دال ہے
کہیں برے۔ پھلکیاں۔ پوریاں۔ شامی کباب تلے جاتے ہیں
کہیں سیخوں کے کباب۔ حسینی کباب۔ تکوں کے کباب۔ نان پاؤ
کے ٹکڑے۔ گاجر کا پچھا اور طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں۔ دستر
بچھا رہی ہیں۔ ایلو کوئی روزے خور سامنے آگئی۔ دیکھو اس کا کیا
لکھا ہو رہا ہے۔ کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کے چور۔ ہاتھ
میں بیڑا منہ میں کیڑا۔ کوئی کہتی ہے۔ روزے خوروں پہ کیا
تباہی ہے۔ ٹوٹی جوتی پھٹی نالی ہے۔ آخر یہاں تک اس کا
ناک میں دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی۔

ایلو دو کسی کا دونا اچھالا۔ ہیں اے بی یہ کیا ہوا!

کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا۔ آپ ہی
سامنے برتن توڑ پھوڑ۔ کبھی ہنڈیاں چولھے پر سے پٹخ
پٹخا آپ ہی منہ تھوتھا سے۔ لڑائی کھٹراگ ٹھنے پڑی

ہیں۔ شوہر سے بولیں نہ سر سے کھیلیں۔ ایک آتی ہو تو جاتی
سچ دوسری آتی ہے منانی ہے۔ بوا خدا کا روزہ رکھو۔
پہاڑ دن پیٹ کو توڑو۔ ایسے روزے سے کیا فائدہ! ستو نے
تو فقط کیا تم نے کیا۔ ایک دفعہ ہی تنگی ہو کر جھلا کے بولیں
بس بی بس۔ اپنی زبان کو لگام دو۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی
تم بڑی خدا ترس ہو۔ کٹھری جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے
ہم دوزخ کا کندہ ہیں گے تو اپنے واسطے۔ چلو بی چلو۔ اس
چنڈالنی کے منہ نہ لگو۔ اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا
ہے۔ دیکھو دیکھو۔ چھا ہیں چھوئیں۔ خدا ایسے کے پرچھاویں سے
بچائے۔

دیکھو! مائیں دکانیں لگا کے صحن میں چھوٹوں کے
سکنے کو بیٹھ رہی ہیں۔ سب فصل کے میوے ترکاریاں
بیچ رہی ہیں۔ ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہیں۔
وہی بڑے فالودے پوریوں والیاں سر پر لگے چھپی پھرتی
ہیں۔ لو عصر کا وقت ہوا۔ نماز پڑھ چکے روزہ کشائی کی
تیاریاں ہونے لگیں۔ دیکھو! ایک طرف گلاس طشتریاں کابیاں
پیالے پیالیاں رنگ برنگ کی چینی کی۔ اور چھیکے سینیوں میں

لگے ہوئے رکھے ہیں۔ ایک طرف کوری کوری ٹھیکریاں اور
صراحیاں کا نمدہ بھی اوندھا ہے اور پیالے چھوٹے چھوٹے لٹکے ہیں
پرے لگے ہیں۔ اور طاقچیاں پڑی ہوئی ہیں۔ سب شربت کا سامان
میوے وغیرہ اکٹھے رکھے گئے۔ سب کا پتیل بنا۔ کوئی سادی
کسی میں اُدھ پچی نکالا ہوا مونگ کی دال دھو ڈالا۔ کچھ چھیلی۔ کچھ
اُبلی۔ کچھ لال مرچوں کی۔ کچھ کالی مرچوں کی بنا کر طشتریوں
اور رکابیوں میں لگا دیں۔ سنگترے دانے کو چھیل کر آدھا آدھا
جوان بنا اور کیلے کے ٹکڑے۔ پھولوں کا گچھا کر کے بنا کر
پیالوں میں رکھا۔ تلی ہوئی مونگ۔ چنے کی دال میں کیا
سویاں نکتیاں بھنے ہوئے پستے بادام لون مرچ لگے ہوئے
بادام پستوں کے نقل۔ چھوارے کشمش وغیرہ طشتریوں
میں رکھے۔ انگور انار فالسے۔ تخم ریحان فالودے میوے کا
شربت۔ لیموں کا آبشورہ بنا کر گلاسوں میں رکھا۔ دیکھو اب
اپنے ہاتھ کا سالن وغیرہ۔ اور روزہ کشائی ایسی ہوتی
ہے۔ میں نے تم کو بھیجی ہے۔ تم نے مجھ کو بھیجی۔

لو ابھی روزے کا وقت قریب ہے کوئی اُٹھا لاں
پڑی ہے۔ کوئی کہتی ہے۔ ابھی پیاس کے مارے

حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ کوئی کہتی ہے۔ ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے۔ روزے میں کتنی دیر ہے۔ سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہیں۔ ہرکاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے۔ الو وہ سورج غروب ہو گیا۔ مشرق سے سیاہی اٹھی۔ روزے کا وقت ہوا۔ بادشاہ نے توپ کا حکم دیا۔ ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں۔ وہ روزہ کی توپ چلی۔ دھائیں۔ اذانیں ہونے لگیں۔ اس وقت کی خوشی دیکھو۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہو گئیں۔ پہلے ذرا سے آب زمزم یا مکے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھر شربت کے گلاس ہاتھ میں لے چمچوں سے شربت پیا۔ کسی کم پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی منہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا۔ ذرا ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا۔ پھر نماز پڑھ پڑھ کے کھانے کھائیں۔ سارا رمضان اسی چہل پہل میں گذر گیا۔

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی۔ بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا - بادشاہ ہوادار مین سوار ہو جامع مسجد مین
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار مین سے اُترے آگے خاص بردار
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب
قاعدے سے اندر آئے - دیکھو امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلےٰ جانماز
بائین طرف ولیعہد کا - داہنی طرف اور شاہزادون کے مصلے
لگے ہوئے ہین - بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے
مصلّون پر آکر بیٹھے - امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا - امام جی منبر پر
کھڑے ہوئے - توشہ خانے کے داروغہ نے تلوار امام جی
کے گلے مین ڈالی - قبضہ پر ہاتھ رکھ کر امام جی نے خطبہ پڑھنا
شروع کیا - جب خطبہ پڑھ چکے اور بادشاہون کے نام ہو
چکے - جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا توشہ خانے کے داروغہ
کو حکم ہوا اس نے امام جی کو خلعت پہنایا - تکبیر پڑھی تکبیر ہوئی امام
نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھی دو
رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا - دعا مانگی - سنتین پڑھ کر بادشاہ
آثار شریف مین آئے - زیارت کی - پھر سوار ہو کر قلعہ مین
آئے - انتیسوین تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ
ہوئے - دیکھو سب کی آنکھین آسمان پر لگی ہوئی ہین

اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آ گئی تو بڑی ہی خوشی
ہوئی۔ اور جو کبھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے
سامنے حوض پر پچیس توپین عید کے چاند کی دھنا دھن چلین۔ مبارک
سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہین تو پھر تیسوین کو
یہ رسمین ہوتی ہین۔

عید الفطر

رات کو توپین ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا۔ سواری
کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمّام کیا۔ پوشاک بدلی
جواہر لگایا۔ خاصے والیون نے خاص ہی سے دسترخوان بچھایا۔ سویان
دودھ۔ اوسے بتاشے چھوارے ناشتا کھڑی مسور کی دال اس پر
لگا دی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ تھوڑا سا چکھ کے کلی کی۔ باہر برآمد
ہوئے چوکی سے خبرداری بولی۔ باہر تیاری ہوئی۔ سب جلوس
ڈیوڑھی سے تیار ہو گیا۔ فوجدار خان نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہارون نے ہودا
ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہودے مین سوار ہوئے۔ دیوان عام
مین سواری آئی۔ احتشام توپخانے کی توپون کی اکیس آوازین ہوئین
قلعہ کے دروازے پر پلٹنون نے سلامی اتاری۔ اکیس توپین چلین

عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا
سلامی اتاری توپیں سلامی کی چلنے لگیں۔ دروازے پر سے بادشاہ
ہوادار میں اور ولیعہد نالکی میں اور سب پیدل عیدگاہ کے
اندر آئے۔ چبوترے پر سے اتر کر خیمے میں اپنے مصلّوں پر کھڑے
ہو گئے۔ تکبیر پر تکبیر ہوئی۔ سب نمازیوں نے صفیں درست
کیں۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی۔ دو رکعتیں پڑھکر
سلام پھیرا۔ سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے
اپنے مصلّوں پر بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے
کے داروغہ نے امام جی کے گلے میں کالا ٹوپی پر تلہ اور تلوار ڈالی
امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر خطبہ
پڑھا۔ جب بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے
امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔
اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ نگدمبر میں سوار ہوئے
دیوان خاص میں آئے تخت طاؤس پر بیٹھکر دربار کیا۔ نذریں
لیں۔ کپڑوں کے طرّے اور ہار سب کو رخصت ہوئے
محل میں داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھکے محل کی
نذریں لیں خاصہ کھایا سکھ کیا۔

عیدالضحیٰ

ذوالحجہ کے مہینے کی دسوین تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ مین آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو ہو بہو جو باتین عیدالفطر مین ہوئی تھین وہی سب اس مین ہوئین مگر اتنا اس مین زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچون بیچ مین ایک چبوترہ بنا ہوا ہے اس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوتے ہین اور گرد بڑے بڑے سراپردے قناتین کھچے ہوئے ہین۔ ایک اونٹ بانات کی جھول پڑی ہوئی۔ سینہ پر چھرے کا نشان کیا ہوا رسون مین جکڑا ہوا فراش پکڑے کھڑے ہین۔ دیکھو اس اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ کے پاس آئے۔ فراشون نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے بیچ مین تان لی۔ قورخانے کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ مین برچھی دی قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھ کر چھرے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اسے ذبح کیا۔ بادشاہ سوار ہو کر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے۔ یہان ایک دنبہ مہندی مین رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اسکی قربانی کی۔ خیمے مین مسند پر بیٹھے۔ بائین طرف ولیعہد دائین طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیرامرا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہو گئے ۔ خاصے والون نے
جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور ڈبے کی کلیجی کے کباب اور
شیرمالین اُسپر لگادین ۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا
اور ذرا سا کباب آپ منہ مین ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادون اور
سغرزا امیرون کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالین اپنے ہاتھ سے
دین ۔ سب نے مجرا کرکے لے لین ۔ دربار برخاست ہوا خیمے مین
زنانہ ہو گیا ۔ بیگماتین آئین ۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا ۔ تھوڑی دیر
ٹھیر کے سوار ہوئے ۔ دیوان خاص اور محل مین آکے وہی عید کی طرح
دربار کیا ۔ نذرین لین ۔ قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے
ہان بھیجے گئے ۔

سلونو

اس رسم کا ذکر یون سنا ہے کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ
سے اُن کے وزیر غازی الدین خان کو دشمنی تھی ۔ ایک دن ایک
ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پرانے کوٹلے مین ایک فقیر صاحب
کمال آئے ہین ۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ ۔ اُس نے کہا بہت
خوب ۔ دوسرے دن پرانے کوٹلے مین ایک موقع کا مکان تجویز کر

دو آدمی خنجر لے کر وہاں چھپوا کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے جھوٹ موٹ آکر عرض کیا۔ کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہین۔ ہم آپ بادشاہ ہین۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس چلے آوین۔ بادشاہ کو فقیرون سے بہت اعتقاد تہا۔ فرمایا ہم آپ چلتے ہین جب کوٹہے مین پہنچے۔ وزیر نے عرض کیا جہان پناہ! فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہون گے۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا سب یہین ٹھیرین بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے۔ جاتے ہی ان دونون نابکارون نے بادشاہ کے خنجر بھونک دین اور کام تمام کرکے لاش کو دریا کی طرف پیچھے پھینک دیا۔ آپ وہان سے چنپت ہو وزیر باہر آیا۔ لوگون نے پوچھا حضور کہان ہین؟ کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہین۔ مجھے خوابگاہ مین سے ایک کاغذ منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہون۔ تم سب یہین کھڑے رہو مین ابھی الٹے پاؤن آتا ہون۔ یہ فقرہ گھڑکے یہ بھی وہان سے سٹک گیا۔ ادہر دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تہی کہین اس کی نگاہ پڑی کہ کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ ہین۔ ہے ہے کس ظالم نے یہ کام کیا۔؟ وہین بیٹھ گئی جب بہت دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور دراندر گھس گئے وہان دیکہین

تو بادشاہ نہ فقیر - اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے - نیچے جھک کر جو دیکھیں
تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں - اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی
نگہبانی کر رہی ہے - لاش کو اُٹھا کر لائے - نہلا دھلا ہمایون کے مقبرے
مین دفن کیا - شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اِس خیرخواہی پر کہ
اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی - اُس کو اپنی بہن بنایا اور
بہت سا کچھ اُس کو دیا - بہنون کی طرح ساری رسمین اُس سے برتتے
رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیوہار کو بہت
سی مٹھائی تھالون مین لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ مین پہنچے
موتیون کی راکھی باندھتی تھی - بادشاہ اُس کو اشرفیان اور روپیے
دیتے تھے - شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے
اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی -

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا - دیکھو! پہلے ایک نیل کنٹھ
بادشاہ کے سامنے اڑایا - اِلو وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا
بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا - لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر
کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑون کو مینہدی سے رنگ رنگا

رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکون کے نیچے لایا۔ بادشاہ نے گھوڑون کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا۔

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے۔ دیکھو محل مین سب کی آمد و رفت بند ہو گئی سقنیان۔ دہوبنین۔ مالنین۔ کہاریان۔ حلالخوریان تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائین گی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاریان محل مین آنے پائین گی۔ بینگن۔ مولی۔ کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی۔ اس لئے کہ کوئی جادو نکرے۔ تیپ کے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی مین تلین گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی۔ ایک طرف پلڑے مین بادشاہ بیٹھے۔ دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجون کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا۔ کالا کمبل۔ کڑوا تیل۔ ست نجا۔ سونا۔ چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا۔ قلعہ کی برجون کی روشنی کا حکم ہوا کھیلین۔ بتاشے۔ کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹڑیان اور ہاتھی ہٹی کے اور گنون کی پھاندیان۔ نیبو۔ کہاریان سر پر رکھے جھولنیان

اُن کے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی ہین - رات کو بیٹیون کے ہاتھی
بیٹیون کی ہٹڑیان کھیلون بتاشون سے بھری گیئن - اُن کے آگے
روشنی ہوئی - نوبت - روشن چوکی - اور باجہ بجنے لگا - چارون کونون
مین ایک ایک گنّا کھڑا کیا - نیبُون مین ڈورے ڈال کر اُن مین لٹکا دیے
صبح کو وہ گنّے اور نیبو حلال خوری کو دیدیے - رتھ بان بیلون کو بنا
سنوار - پاؤن مین مہندی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کر سینگون
پر قلعی اور سنگوٹیان ہاتھون پر کارچوبی پٹّے اور سنکھ - گلون مین
گھنگرو اور کارچوبی باناتی جھولین پڑی ہوئین چھم چھم کرتے چلے آتے
ہین - بیلون کو دکھا انعام اکرام لے اپنے کارخانون مین آئے روالی ہوچکی

ہولی

دیکھو! ہولی مین جتنے سانگ شہر مین ہین سب بادشاہ کے
جھروکون کے نیچے آئے - انعام لیکر رخصت ہوئے -

جھروکون کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکون کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے دریا بہتا
ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہین - بیچ مین کشتیان پڑی ہوئین [illegible]

ہین بھی خیمے پڑے۔ زنانے کا حکم ہوا۔ دور دور تک ریتی ہین پہرے لگ گئے کہ غیر کی بھنبھی بھی نہ دکھائی دے۔ چھوٹے چھوٹے بچون اور عورتون سے دُکانین لگائین خضری دروازے سے اُتر کر شاہزادے اور شاہزادیان۔ محل۔ نوشحلے کے سلاطین اور اُن کی بیگماتین خیمون مین آکر جمع ہوئین۔ ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریان کیا بے تکان ہوا دار کندھون پر لئے چلی آتی ہین۔ ساتھ ساتھ خوجے سو چھیل کرتے بھنڈا ہاتھ مین لئے اور حبشنیان۔ ترکنیان وغیرہ چلی آتی ہین وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ ایلو سب کھڑے ہو گئے مجرا کیا۔ بادشاہ جہان نما مین آکے بیٹھے۔ باغ لوٹنے کا حکم دیا۔ اہاہا! دیکھنا کیا سر پر پاؤن رکھ کے دوڑین جیسے ٹڈی دل آمنڈ کر آتا ہے۔ دم بھر مین سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا کسی نے نیبو کاغذی لیمون کی جھولیان بھر لین۔ کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے ایک ایک کو کھڑی کھینچتی ہے۔ اچھی بوا آئیو۔ یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو۔ بھلا اس لُٹس اور لوٹم لاٹ مین کون کسی کی سنتا ہے؟۔

کوئی آمون کے درختون پر پتھر مار رہی ہے۔ کوئی چاکو سروتون سے بیٹھی گنّے کاٹ رہی ہے۔ لونڈیان باندیان جو ذرا

دل چلی تھیں - جھپ جھپ درختوں پر چڑھ گئیں توڑ توڑ کر وہیں
بکھر بکھر کھانے لگیں -

اہاہا! دیکھنا کوئی تو گد سے نیچے گر پڑی کسی کے کانٹا کسی کے
کھٹ پنج لگی - بھون بھون بیٹھی رو رہی ہیں - قدوئی جھلسا گئے اس باغ کو
تجھ مسر مونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا - مفت میں لہو لہان ہو گئی -
تو باغ لٹ چکا -

دیکھو! نیبو نارنگی انار کھٹوں وغیرہ کی جھولیاں بھرے - ہاتھوں
میں گنے لئے خوش ہوئی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں - کوئی بیچاری جو خالی
ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے خفیف
خفیف اپنا سا منہ لئے چلی آتی ہے - سب اس کو چھیڑتی ٹکو بناتی چلی
آتی ہیں بس خفیف - دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے - اور تم
لئے تو - تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں - بوا تمہارا تم ہی کو مبارک
بھاڑ میں پڑو - کیا ہوئی چار کوڑی کی چیز - لئے اپنا منہ ہاتھ کالا [illegible]
سے بچواتی - اپنی ابھی چوٹی پر سے صدقے کر دوں - ایسی کیا نعمت
کی ماں کا کلیجا تھا - اہاہا! سچ کہتی ہو - تمہاری خفت [illegible] کی سب آنکھوں پر
[illegible]

تمہاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے - انگور کے درخت کے نیچے آئی -
خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی - بہت سی اُچھلی کودی جب
کچھہ نہ ہاتھہ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہین کون دانت کھٹے کرے -

لو اب خیمون مین آکر ناچ رنگ دیکھنے لگین - تا دن مین بیٹھکر دریا
کی سیر کرنے لگین - دریا کے کنارے آپس مین چھینٹم چھانٹا لڑنے لگین
دیکھو کسی کا پاؤن کیچڑ مین پھسل گیا - ساری لت پت ہو گئی - کوئی دلدل
مین پھنس گئی - ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ہین - وہ کھٹ پانی اور رنگی
ہو ہو کر ایک ایک کو کھینچتی اور پکارتی ہین - اے بی اکی! اے بی ڈھمکی!
اچھی ادھر آئیو - ذرا ہمین اس کیچڑ مین سے نکالیو - کوئی نوجوان اوچھال کر
اپنا کانی دیتی ہے - کوئی کہتی ہے بوا بیکل پڑے تمہارے ڈھنگون پر اچھی
اچھی کیچڑ مین کیون جا پھنسین - اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ! دلدل مین جا کودین
پیچھے دریا کو دیکھکر آنکھین پھٹ گئین یا دیدے پتھرا گئے -

غرض بہت سی بولیان ٹھولیان مار کر اُن کو نکالا - لو اب تیکھے
آداب دستہ آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤن تک
گلابی کپڑے پہنے - دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہین دریا
کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا - سب سلاطینون کے گلابی کپڑے
گلابی پگڑیان - کنٹہ ہون پر بندوقین گلے مین پرتلے - کمر مین تلوارین

ہین - کوئی صوبہ دار - جمعدار - دفعدار - نشان بردار - کوئی
تاشے باجے والا - کوئی نقیب نبکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہین
اوہو اوہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ مین سے اُٹھ کر دھوم سے
آیا - سلاطینون کی پلٹن نے سلامی اُتار پنکھے کے آگے ہوئی
اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیان چلین - ان کے
پیچھے ہوادار مین بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیان -
سلاطینون کی بیگماتین - تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلین
درگاہ مین جا کے پنکھا چڑھا دیا -
بادشاہ اپنی بیٹھک مین آئے اور سب اپنے اپنے گھر
گئے -

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے
حیات بخش اُس کا نام ہے - بیچون بیچ مین ساٹھ گز سے ساٹھ
گز چوکور حوض ہے - حوض مین جل محل ہے - شمال اور جنوب
کو آمنے سامنے ساون بھادون دو مکان سر سے پاؤن تک

سنگ مرمر کے ہین۔ اُن کے بیچ مین چھوٹے چھوٹے حوض ہین
حوض مین پانی کی چادرین گرتی ہین۔ چارون طرف لال پتھر کی
بڑی بڑی چار نہرین ہین۔ اُن مین پانی جاری ہے۔ نہرون کے
گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریان۔ کیاریون مین۔ گیندا گل مہندی
گل نورنگ۔ شبّو۔ نرگس گل طُرّہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے
موتیا۔ چنبیلی۔ جوئی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔
مولسری کے پھولون سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبل چہک
رہی ہے۔ سبزہ لہلہا رہا ہے۔ دیکھو آم۔ شہد کوزہ*۔ بتاشہ
بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار۔ امرود۔ جامن
رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹا۔ نیبو۔ انجیر۔ شہتوت۔ بیدانہ
فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی
کمرک۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ گلرونده۔ وغیرہ کے درخت
پھل پھولون مین لدے ہوئے جھوم رہے ہین۔ مینہ کا جھمکا
لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہین۔ پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہی
کویل کوک رہی۔ ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر
سے پاون تک سب لال جوڑے پہنکر آئین۔ دیکھو سب نے

* آم کا نام ہے۔

لال جوڑے رنگوائے - بارا مار کر کے اُن پر صابجے ٹنکوائے - باغ
مین خیمے کھڑے ہوئے - حوض کے گرد کلڑیوں کی باڑ مین نبد چین
اُن پر فرش ہوا - ایک طرف بادشاہ کی جہان نما کھڑی ہوئی - حوض
مین نوارٹشے چھوٹے دو کانین لگین - مالنین - پنواڑنین - اور ترکاری
سیوے - گوٹہ - کناری - کپڑے والیان قرینے قرینے سے
بیٹھی ہین - بڑے والیان بڑے اور پوریان پھلکیان تل رہی
ہین - کباب نین کباب لگا رہی ہین - دہی بڑے والیان دہی
بڑے بیچتی پھرتی ہین - بساطی اور سادہ کارون کے لڑکے
طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیان چھلے لئے بیٹھے ہین چلو آدو
سکے چھوکرے پوریان کچوریان مٹھائیان بیچ رہے ہین -
اہاہا! ذرا بھیرو پلٹنون کو تو دیکھو - کیا چھوٹے چھوٹے
لڑکے تلنگون اور نجیبون کی سی وردیان پہنے بندوق توسدان
لگائے - تلوار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے
ہین - ایلو وہ ٹھگنا سی توپین سے اُنکے گولنداز - نیلی وردیان
پہنے - توپین کھینچے لئے آتے ہین جابجا بھیرو پلٹنون کے پہرے
لگ گئے - توپین الگ ایک جا سے کھڑی ہوگئین - لو باغ
کی تیاری ہوچکی - اب بیگماتین اور شاہزادیان آنی شروع

ہوئین - لال لال چوچہاتے جوڑے جھجھاتے پہنے ہوئے سونے
مین پیلی موتیون مین سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہین - ساتھ
ساتھ انا مغلانیان - مانی - ددا - چھوچھو - ہتپا - نوکرین - چاکرین
لونڈیان - باندیان - ہاتھون چھاؤن اللہ - بسم اللہ کرتی صدقے
قربان ہوتی چلی آتی ہین - دیکھنا بلاتون - صدقے گئی
واری گئی - بیچ بیچ مین چلو - سفید چادر اوڑھ لو - اس چھنے
مین چوٹی والا رہنا ہے - اور رستی کا بھی ڈر ہے - دور پار شیطان
کے کان بہرے - کسی کا کہین سایہ جھپیٹا نہ ہو جائے - تو یہ بوڑھا
چونڈا کورے استرے سے منڈ جائے - جو کسی نے بناؤ کوٹو کا
تو تھر آگیا - انا - مانی - ددا - پیچھے جھاڑ کے اس کے پیچھے چمیٹ
گئین - حُف تمہاری نظر - تمہارے دیدون - رائی نون - دیکھو
تمہاری ایڑی مین گونگا ہوا ہے - اچھی دیکھیو اس کلجبی نے ایسا
ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے
ذرا اس کلبہاری کے پاؤن تلے کی مٹی چچہ مین جلا دیو -
دیکھو اب باغ مین چارون طرف گانا بجانا اور آپس مین
ہجولیان ملکر جھولون اور ہنڈولون مین جھول رہی ہین - ایک
ایک پر بولیان ٹھٹھولیان مار رہی ہین - آج تو اس لاجوڑے

پر چوٹ ہے - پھوٹ بوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی
گوٹ لگا کلیجی پھاپڑا کر دیا - واہ - اچھی یہ بڑا معلوم ہوتا ہے
خاک تمہاری ارواح - اچھی تمہین کیا نہین سوجھتا - دشمنون
کے ویدے پٹم ہو گئے - ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ
در گور تمہاری صورت پہ موا صدقے کا دوپٹہ اس پر یہ
تمہاری مصالحہ - ایا ہا کوے کی چونچ مین انار کی کلی - اس
کلموٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے - بی تمہاری وہی
کہاوت ہے کہ آ بو لڑین لڑے ہماری بلا - بلا بیچارے
تمہین چپلا - چلو ہونے لگی - ذراسی بات تم سے پوچھی
تھی - تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئین - دیکھنا سڑ دلی پاؤن کھار
آئین بیوی نوبہار - اچھی مین کہتی ہون تمہارا کیون ہڑا
گیا ہے - آدمی کدھر اڑ گئے جو اکیلی پائینچے پھڑکاتی پھرتی
ہو - اوہو ہو - اچھی تمہین ہماری جان کی قسم - ہمارا حلوا
کھائے - ہان کہو ہے کر کے پیٹ جو اس بڑ ہیل کی دینا
کو نہ دیکھے - سر گالا منہ بالا - سینگ کٹا بچھڑون مین ملین - منہ
مین دانت نہ پیٹ مین آنت - لال جوڑا اٹکا کے کیا ٹھسے
بیٹھی ہین - ایلو ایہ اور قہر توڑا کہ پوپلے منہ مین مسی کی دھڑی

اور سوکھے ہاتھوں مین منہدی بھی لگی ہوئی ہے -

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے مگر کمبخت

یہ منہدی اور مسّی کی دھڑی جمائے بغیر کیا ان کی سرتی نہ تھی

دیکھو لونڈیوں پر غصّہ ہو رہا ہے - اری گل بہار - نو بہار -

سبزہ بہار - چنپا - چنبیلی - گل چمن - نرگس - ہان کنور

انند کنور - چنچل کنور - مبارک قدم - نیک قدم - کدھر ٹل گئین

ایلو! وہ باغ مین کدکڑے لگاتی پھرتی ہین - سگڈے مارتی

پھرتی ہین - بھلا ری علامہ دھر - قطامہ - چڑیل - نالزادی

قحبہ بچی - سر منڈی - ناک کاٹی - ایسی شتر بے مہار ہو گئین

ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا - سب کو ازار مین ڈال کر پہن لیا -

کام کاج پر دیدہ ہی نہین لگتا - ایک جا نئے پاؤن ہی نہین

ٹکتا - جلے پاؤن کی بلی کی طرح نچلی ہی نہین بیٹھین سارے

باغ کے چاندنے لیتی پھرتی ہین - مین لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ

رہی ہون - کیسے ٹکلے سے بل نکالتی ہون - کوئی دن کو یاد کرو

بچون کو شور مل رہا ہے -

بوا تم بھی کیا نین تتّی رونی ہو - ذرا ذرا سی بات پر آنسو بہاتی

ہو - ایسی کیا انوکھی - اچرج - جانِ آدم - نعمت کی مان کا کلیجہ

جیل کا موت - عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلبلا گئین - چھوٹی
بہن تھی اگر اُس نے لیا تو کیا ہوا - آؤ مین تمہین اور منگا دونگی
اچھی دیکھتی ہو اِس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے
کیسے دہیئے ہتھیار رکھے ہین - اپنا لہو پانی ایک کئے ڈالتی ہے
کسی عنوان نہین بہلتی - ارے کاکا! ارے فلان قلی! جا بیو
بیوی کے لئے یہ چیز لا ہو - بیگم صاحب مین ابھی دیکھکر آیا
ہون کسی دکان پر نہین ہے - ایسا کیا بازار مین اوڑا پڑ گیا
یہ حرامی تکّا - مادر بخطا - کام چور نوالہ حاضر یہین سے بیٹھا بھیگی
بلّی بتا رہا ہے - ٹالم ٹولے کرتا ہے - اری یاقوت اری مرو
تو جاکر جہان سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لے کر آ - ایلو یہ موا غارتی
کہین سے یہ موئے موٹے چھنگر موئے گیگو نڈرے اپنے
نگلنے اور ٹھونسنے کو اُٹھا لایا - یہ تم ہی بیٹھکر ٹھونسو - کھانے کو
بسم اللہ - کام کو نعوذ باللہ - یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا
خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ منہ جاؤ غصے کو تھوک دو - ہنستا
چوچلے نہ بگھارو - مجھے یہ نکتوڑے نہین بھاتے - آپس مین بہنا
کبھی گتھم گتھا نہین کرتے - ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا
بڑی - مجھے تو دونون آنکھین برابر ہین تم کیا جھنجھلا رہی ہو

وہ کیا مجھے دوزخ دکھائے گی - چلو نہین سنتی نہ منو - جوتی کی نوک سے
تم روٹھے ہم چھوٹے - ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے - ہم
بھی چلے کو جاائین گے - نون مرچین لگائین گے -

لو اب دو گھڑی دن باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی -
وہ جسولنی نے آواز دی - خبردار ہو - سواری آئی - دیکھو بادشاہ
کی بھی لال پوشاک ہے - لال ہی رنگے ہوئے ہماکے پر دن
سے موچھل ہین - جھجیرو پلٹنون نے سلامی اتاری - چھوٹی چھوٹی
توپین دغنے لگین - سب حوض پر آبیٹھین -

بادشاہ اپنی جہان نما مین آئے - سروقد کھڑے ہو کر
سب نے آداب مجرا کیا - دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا
ایلو وہ بلغ لوٹنے کا حکم ہوا -

اہا ہا ! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھ مین تجھیر دوڑین
کوئی جھپیٹ مین آکر گر پڑی - دیکھو ! اتنا دوا کیسی پھیپڑا جلاتی
بلبلاتی دوڑین جھٹ جھاڑ پونچھ کے اٹھا لیا - ایک لوٹا پانی کا
اس جا سے چھڑک دیا - لاکھون فضیحتے کھڑی کر رہی ہین - تجھ گرانے
والی کو جہان اس کی دائی نے ہاتھ دہوئے قربان کردن - ایسی
سر مست ہو گئین - آنکھون پر چربی چھا گئی ہے یہ کیا اندھیر زمانہ آگیا

وہین روڑے اچھلے ۔ نہین بی دوا میکے چوٹ ووٹ کہین نہین لگی ۔ تم ناحق اتنے پھپھڑ دلاے مچاتی ہو ۔ کھیل ہین شاد وگدا برابر سے دیکھو ادرختون کو بلا کی طرح جاکر لپٹ گئین ۔ پھل پھول پتون تک نوچ کھسوٹ ڈالے ۔ بیویان جھولی پھیلائے نیچے کھڑی ہین ۔ لونڈیان باندیان اوپر سے توڑ توڑکر ان کی گودی مین ڈالتی جاتی ہین ۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دلشاد مجھے وہ نگتی توڑ دے ۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹا توڑ دے ۔ مین تجھے ایک روپیہ دون گی ۔ ایلو ایک جو آ مین انھین کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ مین سے اچک لے گئین ۔ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گئین ۔ بولی چورون پر مور پڑے اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اورون کا لوٹ لیا ۔ اب یہہ سہر خسرو چونڈا ایمان بھونڈا سب ہین ٹھیکر ٹھینچیان بگھارین گی ہم بھی لوٹ لائے ۔ مین اچھی کوس کوس کے ڈہیر کر دون گی آلہی چُھریان ۔ کٹا دن ۔ انتی سار ۔ زہر مار ہووے ۔

لو اب شام ہوئی ۔ دونو وقت ملتے ہین جھٹ پٹا ہو گیا ۔ بس صاحبو چلو چاندنے کھیت کیا ۔ چاندنی چٹکی ۔ چاند کی بہار ۔ لو لو دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹریون پر بیٹھین چاندنی منا رہی

ہین - نواڑون مین ہنٹیی حوض مین پہر رہی ہین - سفید سفید پہولون
کے کنٹھے گلے ہین - کانون مین پہولون کی بالیان - لال لال کپڑون
پر عجب بہار دکہار ہی ہین - کہین ڈہولکی بج رہی ہے - گانا ہو رہا
ہے - کہین دس گہرا پچیسی - قصے - کہانیان - پہیلیان - مکریان
ہو رہی ہین - دس مین مل کر کہڑی ہو گئین - آؤ بھئی آنکھ مچولی
کہیلین - قطار باندہ کے ایک نے سامنے کہڑے ہو کر کہنا
شروع کیا - اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ - دائی جی کا تہان -
کہیلے چوغان ہر یا ہر بس یہ نو یہ دس جس کے نام پر دس آتا گیا
اُس کو نکالتی گئی - اخیر مین جس کے نام پر دس آیا - وہ چور بنی ایک
بڑی بوڑہی کو بیچ مین دائی بنا کر بٹھا دیا - دائی نے چور کی آنکہین
بہیچین اور سب نے کہا تمہاری گود مین کیا - چور نے کہا مٹر -
انہون نے کہا تمہاری آنکہین چٹر پٹر ہو وین جو تم آنکہین کہولو
یہ کہکر کونون کہترون مین جا چہپین - ایک نے آواز دی - چور چہوٹے
دائی کی بلا ٹوٹے - دائی نے چور کی آنکہین کہولدین - چور ہکا بکا ادہر
ادہر دیکہتی پہرتی ہے ڈہونڈ بہال کے ایک آدہ کو پکڑا - وہ چہپ
بیٹہ گئی - چور کو کہنے لگی ہٹو بھئی یہ کہا سہی ہے - گاڑہی بہر رستہ دو
چور نے رستہ دیا - اور نکل نکل کے بہاگین - چور اُن کے پیچہے دوڑی

کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا - اور کہا دائی دائی - تیرے ساتون
بھائی - دوڑنے مین کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی - یا ذرا سا چور کا ہاتھ
بھی کسی کو لگ گیا - یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی - تو اب یہ چور
بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے
دوپٹے سے باندھا - آدھا دوپٹہ ہاتھ مین پکڑے سارے بن
سے لئے کھنچی پھرتی ہین - ہارین ساتون لینڈ تمہارا ہین جب اُس نے
تھک کر ناچارا اقرار کیا - ہان بھئی تمہاری جب اُس کی ٹانگ کھولی
سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دہج - انوکھے کھیل نرالی
باتین ہوتی رہین -

آٹھوین جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی - وہ بھاری بھاری
تلوان نئی نئی ٹکن کے لال لال جوڑے - سونے کے سچے جڑاؤ اور
موتیون کے گہنے پہنے - نک سے سک بناؤ سنگار کئے سارے
شہر کی عورتین امنڈ آئین - باغ گوناگون ہوگیا - دیکھنے والے اش
اش کرتے ہین طوطیان ہاتھ پسارتی ہین -

لو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے
پنکھا اٹھا -

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا سچے سچے موتیون کی جھالر

اُس مین سچے آویزے - اوپر سونے کا مور - اُس کے پیٹ مین
گلاب کیوڑا بھرا ہوا - پنجون مین سے نکل نکل کے سب کو
معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولون کی چھڑیان نفیری بجتی
ہوئی - ہزارے چھوٹتے ہوئے - سپاہیون کے تمن باجا بجاتے
ہوئے - پیچھے سلاطین اور امیر امرا ہاتھیون پر سوار - دو طرفہ
آدمیون کی بھیڑ بھاڑ - اس دہوم دھام سے باغ کے دروازے
پر پنکھا پہنچا - سب لوگ باہر ٹھہر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر
آئے - بادشاہ سوار ہوئے - چھوٹی چھوٹی توپین ننھے ننھے
گولنداز دہنا دھن چھوڑنے لگے - بچھیرہ پلٹنین سلامی اُتار آگے
ہوئین - اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیان - تاشہ
ڈھول - جھانج - طبلہ - نفیری - بجاتی چلین - اُن کے پیچھے سلاطین
پنکھا لئے ہوئے - پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار مین سوار
خوجے مورچھل کرتے حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان - اُردابیگنیان
ہٹو بچو کرتی - جسولنیان خبردار ہی پکارتی - شاہزادے
تخت کا پایہ پکڑے - شاہزادیان - سلاطینون کی بیگماتین
نوکرین - چاکرین - لونڈیان - باندیان - شہر کی عورتین پیچھے ساتھ
ساتھ چلین - اس وقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی میٹھی پھوار پڑتی ہے

کبھی پھنیان پھنیان برسنے لگتا ہے۔ آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ
رہی ہے۔ زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور اُمنڈ رہی ہے۔ ادہر
بادل کی گرج۔ بجلی کی چمک۔ ادہر گوٹے کی جھمک۔ جواہر کی دمک
سے آنکھون مین چکاچوندی آتی ہے۔ نقیب ہی کی آواز قہر
ڈہاتی ہے۔ محل مین گلیون مین عورتون کے غٹ کے غٹ [غول کے غول] چلے
آتے ہین۔ کوٹھون پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین کہین
تل دہرنے کو جا نہین۔ تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے
جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھو۔ ایک جمگھٹ۔ بیر بہوٹیان سی دکھائی
دیتی ہین اس تجمل اور کروفر سے درگاہ مین شام کو پنکھا
چڑھا کر سب باغ مین آئے۔ روشنی کی تیاری ہوئی۔
حوض کے چوگرد نہر کی پٹڑیون پر دو رستہ بانسون کے ٹھاٹھرون
مین لال کنول۔ ان مین وغیرہ روشن ہوئے چارون
طرف سے آگ سی لگ گئی۔ فوارون مین روشنی جیسے چھلے
حوض مین پھر رہے ہین۔ درختون مین قمقمے جگنو کی طرح چمک
رہے ہین۔ کہین مین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے۔
کہین ناچ رنگ ہو رہا ہے۔
رات ایسی سیر و تماشے مین گزری۔ صبح کو سب اپنے اپنے

گھر گئے۔ لو میلہ ہو چکا۔

پھول والون کی سیر

دلّی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گانون ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اِس سبب سے یہ گانون خواجہ صاحب یا قطب صاحب کہکے مشہور ہے بادشاہون کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہان موجود ہین اور امیرون نے بھی سیر کے واسطے یہان مکان بنائے ہین۔ برسات مین یہان عجب کیفیت ہوتی ہے اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہان کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اِس سبب سے برسات کے موسم مین یہان آکر رہتے تھے جس زمانے مین مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چہیتے بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُن کی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئینگے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولون کا چھپر کھٹ اور غلاف بڑی دھوم دھام سے چڑھاؤنگی۔

جب مرزا جہانگیر چھوٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منت پوری
کی ۔ غلاف اور پھولون کا چھپر کھسٹ اور چھپر کھسٹ مین پھول والون
نے اپنا ایجاد ایک پھولون کا پنکھا بھی بنا کر ٹکا دیا تھا ۔ حضرت
خواجہ صاحب کے مزار پہ چڑہایا اور بہت سا کھانا دانا فقیرون
کو لٹایا ۔ بادشاہ کی خوشی کے سبب سارے قلعہ کے لوگ
اور شہر کی خلقت جمع ہوگئی ۔ گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہوگیا
اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا ۔ ہر برس ساون کے
مہینے مین مقرر کردیا ۔ دو سو روپے پھول والون کو پنکھے کی تیاری
اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا
تھا ۔ بلکہ اب بھی ہوتا ہے ۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے ۔ دیکھو
مہینون پہلے بادشاہ کے ہان پنکھے کی تیاریان ہو رہی ہین
رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے
ہین ۔ فراش ۔ سپاہی اور سب کارخانون کے لوگ خواجہ
صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جہاڑ جھوڑ فرش
فروش ۔ چلون ۔ پردے لگا آراستہ کیا ۔

ایک دن پہلے محل کا تانتا تیاریان روانہ ہوا ۔ خاصگی رتھون مین
تورے دار ہین ۔ تصدق ہین سب کارخانے والیان نوکرین چاکرین

لونڈیان باندیان ہین - فوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین خبریان رتھون کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہین -

اللہ خیرین ہی خیرین رہین گی - تیرے من کی مرادین ملین گی ملین گی سب تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے ٹہوے ہین پیسہ دھرا ہے دھرا ہے - تجھے موے نے نوازے دیجا دیجا دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتین اور شاہزادے نالکی اور عماریون مین ساتھ ہوئے - شہر کے باہر سواری آئی - جلوس ٹہر گیا - سلامی اتار قلعہ کو رخصت ہوا - چھٹری سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھہ گھوڑون کی بگھی مین خواجہ صاحب مین داخل ہوئے -

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ - اوپر چھجہ - ان پر سنہری کلسیان ہین - کوچبان لال لال بانات کی کمریان - بھیندے وارگردان ٹوپیان کھلا تبونی کام کی پہنے ہوئے - گھوڑون کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہین - آگے آگے سانڈنی سوار - پیچھے سوارون کا رسالہ - آبدار ٹھنڈا سے لئے - چوبدار عصا لئے گھوڑون پر سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اڑائے جاتے ہین - ایلو بادشاہی محل سے سے کر

تالاب اور چھرنہ اور امریون اور ناظر کے باغ تک سناٹا ہو گیا جابجا
سراپردے کھنچ گئے - سپاہی اور چوبدارون کے پہرے آس پاس لگ گئے - کیا
متعدد غیر مرد کے نام کا پنچھی کہیں دکھائی دے جائے
محل کی جنگلی ڈیوڑھی سے بادشاہ ہوادار مین اور ملکہ زمانی تام
جھام مین اور سب ساتھ سواری کے چھرنے پر آئے - بادشاہ
اور ملکہ زمانی بارہ دری مین بیٹھے - اور سب ادھر ادھر سیر کرنے
لگین - کڑاھیان چڑھ گئین - پکوان ہونے لگے - امریون مین جھولے
پڑ گئے - سودے والیان آ بیٹھین - دیکھو کوئی حوض اور نہر کی
پٹریون پر تاک تاک پھرتی ہے - کوئی کیارون مین بیٹھی کھٹر کھٹر
کرتی ہے - کوئی آپس مین ہاتھ پکڑے ٹھمک ٹھمک چال چلی آتی
ہے - کوئی امریون مین جھولے پر بیٹھی گاتی ہے - جھولا کن ڈالو
رے امریان - باگ اندھیرے تال کنارے - مورا جھنگارے
بادر کارے - برسن لاگین بوندین پھنیان ننھی یان - جھولا کن ڈالو
رے امریان - سب سکھی مل گئین جھول جھلیان - جھولا جھولی
دولہن شوق رنگ سیان - جھولا کن ڈالو رے امریان
ایلو ایک کھڑی ایک کو بلا رہی ہے - اے [illegible]
بی دشمن - اے بی جان سن اچھی چاند پہلے چھرنے سے چلین

وہ کہتی ہین بی ہوش ہین آؤ اپنے حواسون سے صدقے دو - اپنی عقل
کے ناخون لو - کہین کسی کا ہاتھ منہ تڑواؤ گی انا دوا سمجھانے لگین واری
کہین بیویان بادشاہزادیان کبھی پتھرون پہ سے پھسلتی ہین - لونڈیون
باندیون کو پھسلواؤ آپ بیٹھی دیکھو - چلو بی ہین تمہارے پہلا پتھرون
ہین نہین آتی - تم یون ہی چھیڑ دلاسے کیا کرتی ہو - نہین نہین ہم تو
آپ ہی پھسلین گے - اچھا تم نہین مانتین تو دیکھو مین حضور سے جا کر
عرض کرتی ہون - دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھین -

وہ جھوم جھوم بادلون کا آنا اور بجلی کا کوندنا - مینہ کی چھم چھم پانی
کا شور ہوا کی سائین سائین کوئل کی کوک پپیہے کی آواز - مور کی جھنکار
گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے - پہاڑون پر سبزہ لہلہا رہا ہے
رنگین کپڑون سے لالہ نا فرمان کھل رہا ہے - پتھر سے رنگا رنگ
کے رنگین پانی بہ رہا ہے - آم کا ٹپکا لگ رہا ہے جامنین پٹاپٹ
گر رہی ہین - دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہین - لو شام ہوئی -
جسولنی نے آواز دی خبردار ہوا بادشاہ سوار ہوتے - اب لو وہ
سب بچیان چھوٹی کیا بی سواری کے ساتھ ہو لین - لڑکیان جا کر
کھڑکی ڈیوڑھی سے سنبھال نشان پنچے بلو تو کرتی ہوئی ہین -

لو اب چند روز دن تک اسی طرح روز جھرنے اور جا ایسا ہی رہتا

پکار رہا ہے - پیاسون سبیل ہے مولی کے نام کی - کوئی کہتا ہے
تیرے پاس ہے تو دیجا نہین پی جا راہ مولی - ککڑ والے حقہ پلاتے
پھرتے ہین - ہیجڑے دکانون پر چھلا دے مورسے تا ہین گاتے
اور مانگتے پھرتے ہین - تو تنگی والے گا رہے ہین ہم پردیسی
یاد نے چورین کیو بسرام - بھور بجتے اٹھ جا ہین گے سبے تہارو
گام - ہم پردیسی رے کہ جا نا ہم پردیسی رے - بداری کے
تماشے - یہان چھل بٹے ہو رہے ہین - شہدے امیرون
کے مکانون کے نیچے شور مچا رہے ہین - بنوا آزاد خمیرے
بتیرون کاذر فقیر
رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے - اپنی اپنی صدا کہہ
رہے ہین - کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا - بھلا کر بھلا ہوگا
سودا کر نفع ہوگا - غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ
ہے - کیا خوب سودا نقد ہے - اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
رام رام کرلے پنچھی - یہ کایا نہین پاوے گا - کنکر چن چن محل بنایا
مورکھ کہے گھر میرا رے - نا گھر تیرا نا گھر میرا چڑیا رین بسیرا
بیوقوف
رے - رام رام کرلے اچھے سبد یہ کایا نہین پاوے گا - پانی
اوڑھنا پانی بچھونا پانی کا سرہانا رے - پانی کا کلبوت بنا
اس مین کلپت سمایا رے - رام رام کرلے اچھے سبد یہ کایا
قالب

کہیں نہیں پاوے گا۔ کہیں حسینی پہنیں چادر بچھائے کھڑے
کہہ رہے ہیں۔ عزیزو حق تعالے نے گھر آیا ہے۔ شرف جس نے
پیمبر کو دیا ہے۔

لو اب تیسرا پہر ہوا۔ آؤ شہزادوں کی سواری۔ ادھر
پنکھے کی تیاری ہونے لگی۔ شہر کے رئیس اور امیر و غریب
اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر نئی سج دھج نرالی
انوکھی انوکھی وضع سے اپنے اپنے گھروں برآمدوں چھجوں کوٹھوں
چبوتروں پر جو بیٹھے۔

اہا وہ پہلے آتشباز قلعی گر د و نزدوں کے پنکھے نفیری
بجتی ہوئی امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹہرتے ٹہراتے
انعام لیتے لواتے چلے آتے ہیں۔

اہا ہا دیکھنا وہ پھول والوں کے پنکھے کس دہوم سے آئے
کیا بہار کے پنکھے ہیں۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ہزارے
چھوٹتے تیرتے ہوئے واہ یہ گھر [illegible] سے۔ [illegible] گیا ہے [illegible]
[illegible] کی کرن [illegible] سے۔ [illegible] آپہونچی۔ نفیری بین
[illegible] آتے ہیں۔ پیچھے
شاہزادے ہاتھیوں پر سوار۔ آگے آگے [illegible]

کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی مین مختار بیٹھے
سوچھل کرتے ہوئے نقیب چوبدار پکارتے ہوئے صاحب
عالم پناہ چلے آتے ہین - ان کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی
چلے آتے ہین دیکھو رستے مین کیسے ٹھٹھ اچھلتا ہے -
آدمی پر آدمی گرتا ہے - کوٹھے پیچھے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے
پڑتے ہین - وہ میٹھی میٹھی پھوار - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ
نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے - وہ سہانا سہانا جنگل
اور وہ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے - اس ہوم
دہام سے شام کو بادشاہی سواری کے پیچھے پیچھے آئے شاہزادے
ہاتھی پر سے اتر کے اپنے گھرون پر آبیٹھے - اور سب پیدل
ہو گئے - حضور چلونون مین اوپر بیٹھے ہین -

اب نفیری والون کی سیر دیکھو کیسی جان توڑ توڑ کر
نفیری بجا رہے ہین - تو جے اوپر سے چھنا چھن ان کی
جھولیون مین روپے پھینک رہے ہین - انعام سے
لے کر رخصت ہوئے - پیچھے درگاہ مین جا کر بیٹھا بادشاہ
رات کو [illegible] طرح طرح رنگ کی محفلین ہو رہین - ڈھولک - ستار
طنبورہ - طبلہ - کھڑکتا رہا - صبح کو سونے چاندی کے پنکھے

انگوٹھیان - اُسکے - نونگے - پونچھون کے نیچے - موتیون کے
ہار انگوٹھیان شیشون کے ہار - اور لال سبز - زرد - اودے رنگ
پچرنگے سوت کے ڈورے - پنکھیان - پراٹھے - پنیر کھوبا
یہان کی سوغاتین سے لو اچلنا شروع کیا - شام تک سب
میلہ بکھری ہوگیا -

بادشاہ ساری برسات یہین گزارین گے - سیر و شکار
کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہین گے -

دیکھو جو بیگماتین سیر مین نہین آئین اُنھون نے اپنے
چھوٹون کو قلاقند - موتی پاک - لڈو کی ہنڈیان آٹے سے
منہ بند کرکے چھپان لگا اور بٹوون مین اشرفیان روپے
ڈال - چوبدارون اور خواصون کے ساتھ بھنگیون مین بھیجین
سب نے پانچ پانچ - چار چار - دو دو روپے چوبدار اور خواصون
کو انعام کے دیے - اور اُن کے لئے سوغاتین یہان سے بھیجین
لو صاحب پھول والون کی سیر ہوچکی -

بادشاہ کا جنازہ

غدر کے پہلے سنا ہے کہ جب کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اُس کے مرنیکی

خبر مشہور نہین کرتے تھے - یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کُپّا لنڈھ گیا
نہلا دُھلا کفنا کر چھپ چھپاتے قلعہ کے تلاقی دروازے سے اُس کا
جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے - نوبت نقارے اُلٹے اور کڑا بیان
چوطھون پر سے اتار دیتے تھے - سب راگ رنگ خوشی کی موقوف
ہوجاتی تھین - دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے
بجنے لگے - سلامی کی توپین چلنے لگین - بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ
بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے رکھتے تھے -
دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے منہ پر پاؤن رکھکر تخت
پر بیٹھتا تھا - اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف
ہوگئی تھی -

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو ناکی ہین بنات کی صندوق ہے - سر سے پاؤن تک
تمامی ناکی پوشی ہوئی ہے - بیٹے پوتے امیر امرا ناکی کے ساتھ
ساتھ جنپ پر ہاتھ رکھے - آنکھون سے آنسو زار و قطار بہا تے ہیں
قلعہ کی جالست ہان اور سب سے چلے جاتے ہین - دیکھنے والون کے
دل بھرے آتے ہین - پیچھے منہ کو آتے ہین - آگے آگے جھاڑ
گھوڑے سپاہیون کے تمن الٹی بندوقین کندھون پر رکھے

تاشے طرفہ اُٹھا گئے پیچھے ہاتھی۔ ہاتھیون پر شیر مالین۔ روپے
اٹھنیان۔ چونیان۔ دوانیان اور ٹکے خیرات کے رکھے ہوئے
چلے آتے ہین۔ سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو امنڈی چلی آتی
ہے۔ عورت و مرد بے اختیار ڈاڑھین مار مار کر روتے ہین۔
جامع مسجد مین جنازہ آیا۔ حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزارون
آدمی جمع ہو گئے۔ سب نے جنازے کی نماز پڑھی۔ وہان سے شہر کے
باہر جنازہ آیا۔ سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازے
کے ساتھ گئے۔ حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ مین جنازہ دفن کیا
شیر مالین۔ اٹھنیان۔ چونیان دوانیان اور ٹکے محتاجون کو بانٹے
خادمون کو روپے دیے فاتحہ پڑھی۔ قبر پر دوشالہ ڈالا۔ ایک حافظ
قرآن شریف پڑھنے کو۔ ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب
رخصت ہوئے۔ بادشاہ کے ہان سے برداشت اور حاضری
کا معمول مرحمت ہوا۔

پھول

دیکھو! دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولون کی تیاری ہوئی
اسی سے اچھا کھانا پک رہا ہے۔ ڈھیر سے الائچی دانے آئے۔

سب لوگ جمع ہوئے - ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا
سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا - الایچی دانوں کے ایک ایک
دانے پر سے ملکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا - پھر ختم ہوا قرآن شریف اور
کلموں کا ثواب مرحوم کی اروح کو بخشا - الایچی دانے سب کو بٹ گئے
بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا - اپنے اپنے مقدور
کے عزیز و اقرباؤں نے حاضری کے روپے دیے - دسترخوان بچھا
سب نے کھانا کھایا - رخصت ہوئے -

اندر محل میں بادشاہ آئے - بہو - بیٹیوں - داماد - بیٹیوں
کو سوگ اتروانے کے دوشالے - بیویوں کو ندھا سے مرحمت
فرمائے - اس وقت کا کہرام دیکھو - کلیجا پھٹا جاتا ہے - سب نقشہ
رونے کو جی چاہتا ہے - ہائے ان کی سب امیدیں خاک میں مل
گئیں - ساری حسرتیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں - حضور بھی
آبدیدہ ہوئے - اور بہت تسلی و تشفی کی - اور فرمایا اماصبر بعد
صبر کرو - رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں - تقدیر الٰہی میں کسی
کو دم مارنے کی جا نہیں - صبر کے سوا یہاں اور کچھ علاج نہیں
نویں دن دسویں کی فاتحہ - انیسویں دن بیسویں کی فاتحہ ہوئی - ابا سلامت
جوڑا دوشالے میت اور بہت سی باقرخانیاں اور بیٹی کی خاطر یاد

اللہ کے نام دین اور دو دو باقرخانیاں ایک ایک طبقے کی طشتری
سب کو نام بنام تقسیم ہوئین - آٹھ سات دن پہلے بانس کی پھچیون
کی کھانچیون مین سات سات طرح کی مٹھائیان طشتریون مین لگا سبے
سکے پچھے ہوئے لال جھنی کے کسنے کس تورے پوش ڈال کھینگیون
مین لگا لگا کے چوبدارون کے ہاتھ نام بنام سب کے ہان پہنچین - جب
کھانچیان بٹ چکین - چالیسوین کی تاریخ مقرر کرکے سفید کاغذ پر رقعے
لکھوا کنبے مین بھیجے - سب عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا - آگے
پہلے قبر کا کڑا کھلوایا - گلاب کیوڑے کے شیشے - اور عطر اندر ڈالکر
اوپر پکی قبر بنوا - اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کٹہرا فرش لگا کے قبر تیار
کردی - انتالیسوین دن رات کو بہت سا کھانا پکا - سب کنبے کے
لوگ اکٹھے ہوئے - دیکھو جس جا سے انتقال ہوا وہان ایک کھانے
کا تورہ - اور جوڑا - دوشالہ جانماز تسبیح - مسواک - کنگھا - جوتی
کشتی مین لگا کے اور تانبے کے برتن غوری - رکابی - طشتری - قفلی
بادیہ - کٹورہ - سفلدان - پتیلا - پتیلی - لگن - لگنی - سینی - چمچہ
کفگیر - تھالی - سرپوش - چلمچی - آفتابہ - پیندانی وغیرہ رکھے گئے
اور دو لال سبز لوٹین - موم بتی کی سرہانے روشن ہوئین -
رات بھر رونا پیٹنا رہا - صبح کو سب قبر پر آئے - کچاہی شامیانہ چاندی

کی چھڑیوں پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا - اس کے گرد پھولوں کا چھپرکھٹ
بنا - بیچ میں کمخواب کا قبرپوش پھولوں کی چادر ڈالی - سرہانے کھانے
کا تورہ اور برتن رکھے - لوبان اگر روشن ہوا - جوڑہ قبر کو پہنایا یا
پائنتی جوتی رکھی - زنانہ ہوا - بیگمائیں آئیں خوب روئیں پیٹیں -
باہر ختم ہوا - الائچی والے نے ختم کے سب کو بتاشے پھر قوالی ہوئی - قوالی
کے بعد سب نے کھانا کھایا - اللہ کے نام ہوا یا تیسرے پہر
ختم ہوا - وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادموں کو دے - اپنے
گھر آ بیٹھے - سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ دسویں بیسویں کی طرح
ہوتی ہیں - برسی کی فاتحہ میں تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مردے کی جاے
نہیں رکھے گئے - اور نہ وہ شمعیں روشن ہوتیں باقی تیجے چالیسویں
کی طرح ہوتی ہیں - پہلے سال جو مردے کی فاتحہ ہوتی ہے اسے برسی
کہتے ہیں - اس کے بعد پھر جو ہر سال برسی کے دن فاتحہ ہوگی
وہ دیسہ کہلاتا ہے - بزرگوں اور بادشاہوں کے دیسے کو عرس
کہتے ہیں -

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان
شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب
گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

میں نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس میں ہمارے دو آخری بزرگوں کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ میں پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر اپنے حضرت والد مغفور کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے ہیں لکھی ہے۔ اس لیے میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو کچھہ اس میں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک اور درست ہے۔ مؤلف نے صاحب مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس

کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر
پانزدہم فروری ۱۸۸۵ء

صد پارہ دل (یعنی) تذکرہ مشاہیر عالم

مؤلفہ نامور مورخ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس میں حسب ذیل سوانح عمریاں درج ہیں قیمت ۸؍ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر ابن عوام۔ عبداللہ ابن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ مانی۔ جالینوس۔ سامرین۔ اعز الدین حسین حاتم طائی۔ والبصی۔ جبلہ بن ایہم۔ محمد بن تومرت المہدی المغربی۔ ابو عثمان سعید بن مسجح۔ سباتائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ سب کے جدا جدا حالات درج ہیں

ایضاً جلد دوم

جس میں حسب ذیل سوانح عمریاں درج ہیں قیمت ۸؍ دونوں جلدوں کے یکمشت خریدار کو محصول کی رعایت۔ ابو الاسود دولی۔ احمد بن طولون ابو الضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ ذبیانی۔ اسکندر اعظم سمسون۔ ابن قراقر شلمغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد ابو عبداللہ الزقیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی مہوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ مسجد اقصیٰ۔ صلیبی جہاد۔

ازواج النبی صلعم جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں اور مخالفین اسلام کے مدلل جواب قیمت ۱۰؍

مخدرات مشاہیر عالم

مؤلفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مشرح و مفصل حالات زندگی جن مین بعض اسلام کے پہلے کی خاتونین ہین اور کچھہ اسلام کے بعد کی لکھے ہین - سمی رامس ملکہ بابل - ہند بنت نعمان لیلاے اخیلیہ - شہدہ کاتبہ - زلیخا ملکہ مصر - ملکہ سجاح - ام سلمہ زوجہ سفاح قطر الندی - بلقیس ملکہ سبا - اولغا ملکہ روس - علیہ بنت مہدی - [illegible] بنت القیم - ملکہ استیر اسرائیلیہ - کیتھرائن ملکہ روس اول - زبیدہ خاتون ام ہانی مریم - قلوپطرہ - مادام ڈی اسٹائل - ام الخیر رابعہ بصریہ - فاطمہ فقیہا ملکہ زبا - ام ابان - رابعہ شامیہ - فاطمہ نیشاپوریہ - ملکہ زنوبیہ - نوار زوجہ فرزدق منصفہ - محجبہ - زبیدہ - ہائیشہ - جون آف آرک - ام علی تقیہ -

ایضاً جلد دوم

شرر

جس مین حسب ذیل سوانحعمریان درج ہین - دیدون ملکہ صور - [illegible] راحیل - مازیہ دولان فلپون - عاتکہ بنت معاویہ - تذکار بائی خاتون ارشدیہ فریدہ عفرا - عائشہ بنت طلحہ - ہائپیشیا حفرقار - دنیا بنت الفریقہ علمی جنفیا - ظریفہ بنت صفوان - ام حکیم بنت قارظ -

المشتہر شیخ نظیر حسین مالک مطبع رحمانی دہلی محلہ گڑھیا بازار جامع مسجد